عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰ - شمارہ نمبر ۱۳
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

لاہور میں فری میسن لاج کی بنیاد مرزا قادیانی نے رکھی

پاکستان میں یہودیوں کے داخلے پر کیوں نہ پابندی عائد کی جائے؟

ایک عیسائی راہنما کے تاثرات

* * * * * * * * * * * *

گستاخ رسول کو سزائے موت کا فیصلہ

قادیانیوں کی ملک دشمنی عیاں ہو گئی

قادیانی پیشوا گرفتار

گرفتاری سے قبل اہم انکشافات

نکاح و طلاق کے اہم مسائل

اسلام میں انعامی بانڈز اور قرعہ اندازی کی حیثیت

حضرت امام مہدی کی آمد
ایک استفتاء اور اس کا جواب

گیارھویں سالانہ کُل پاکستان

ختمِ نبوّت کانفرنس

۲ روزہ

مُسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

۱۷/۱۸ اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعرات، جمعہ شب و روز

زیرِ صدارت: امیر مرکزیہ مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

جس میں مُلک بھر کے علماء، مشائخ، تمام مکاتب فکر کے زعماء خطاب فرمائیں گے۔ شمعِ رسالتؐ کے پروانوں سے بھرپور شرکت کی استدعا ہے

شعبۂ نشرواشاعت: عالمی مجلس تحفّظ ختمِ نبوّت (صدر دفتر ملتان پاکستان)

رابطے کے لیے: ملتان فون نمبر 40978 — ربوہ فون نمبر 966

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد نمبر ۱۰ | ۱۸ تا ۲۴ صفر المظفر ۱۴۱۲ھ مطابق ۳۰ اگست تا ۵ ستمبر ۱۹۹۱ء (خمیس) | شمارہ نمبر ۱۳

مدیر مسئول ــــ عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ـــــ (نعت) ـــــ ۴
۲: گستاخ رسولؐ کو سزائے موت ـــــ (اداریہ) ـــــ ۵
۳: صبر اور دیانتداری ـــــ ۶
۴: اسلام میں قرعہ اندازی کی حقیقت ـــــ ۸
۵: نکاح وطلاق کی شرعی حیثیت ـــــ ۱۰
۶: بیت المقدس کی تاریخی حیثیت ـــــ ۱۳
۷: مساجد کا تعمیری کردار ـــــ ۱۴
۸: لاہور میں فری میسن لاج کی بنیاد ـــــ ۱۵
۹: حضرت امام مہدیؑ کی تشریف آوری ـــــ ۱۶
۱۰: اہل وطن کیلئے دعوت غور وفکر ـــــ (آخری قسط) ـــــ ۱۸
۱۱: شان بے نیازی ـــــ ۱۹
۱۲: عربی مضمون ـــــ ۲۰
۱۳: اخبار ختم نبوت ـــــ ۲۱
۱۴: قادیانیوں کی ملک دشمنی عیاں ہو گئی ـــــ ۲۱
۱۵: قادیانی پیشوا فرار ہو گیا ـــــ ۲۲
۱۶: ننکانہ صاحب میں مرزا قادیانی کا بہروز گرفتار ـــــ ۲۲
۱۷: یہودی کمانڈوز کے عزائم ـــــ ۲۴

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا نظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ ـــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ـــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ـــــ ۳۵ روپے
فی پرچہ ـــــ ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

ایڈیٹر پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۳۰۳ جیہ ... کراچی

ہدیۂ نعت بحضور سیّد الکائنات فخرِ موجودات

حضرت محمّد مُصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

از: خواجہ محمد مصباح الدین راٹھور ایم اے، منڈیکے گورایہ

آشنائے سرِ حرفِ کن و رازِ ممکنات
باعثِ تخلیقِ عالم روحِ جسدِ کائنات

آپؐ ہیں ذاتِ ازل کے مظہرِ کامل حضورؐ
آپؐ کے دم سے جہانِ مرغ و ماہی کو ثبات

حالتِ غیض و غضب ہو یا ہو کیفِ طرب و عیش
آپؐ کی ہر بات ہے شیریں تر از قند و نبات

خود شناسی کا سبق آ کر دیا انسان کو
ورنہ جھکتی تھی جبیں اس کی پئے لات و منات

کس نے انساں کو کیا رمز آشنائے کاف و نون؟
کس نے بخشا آدمِ خاکی کو خود ادراکِ ذات

آپؐ ہی ہیں آپؐ ہی ہیں آپؐ ہی ہیں بالیقیں
جس سے قائم خالق و مخلوق میں ہے ارتباط

مل گئی اک کرن مشکوٰۃِ نبوت سے مجھے
ورنہ مصباح کو بُجھاتے زندگی کے حادثات

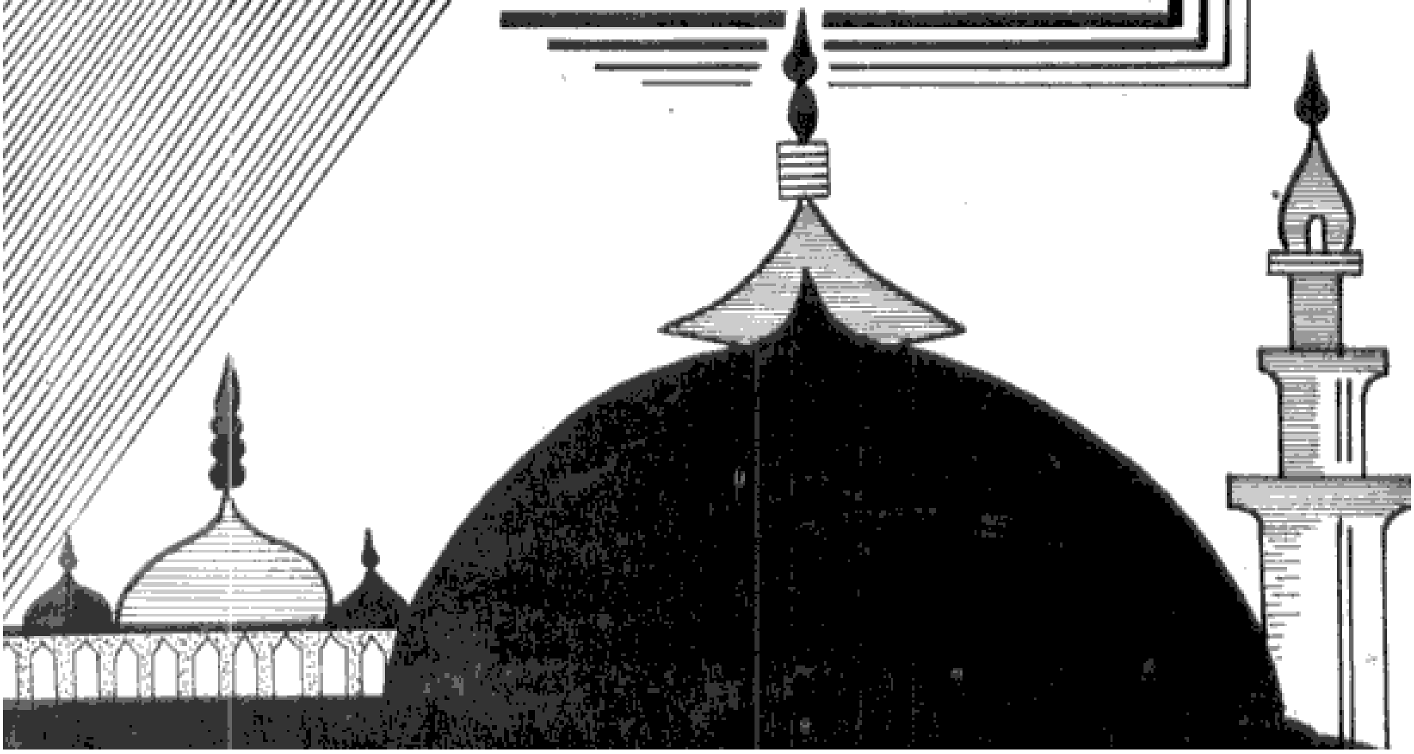

گستاخِ رسولؐ کو سزائے موت کا فیصلہ

پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر چوہدری امیر حسین نے ایک خبر رساں ایجنسی کے نامہ نگار سے باتیں کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت نے توہین رسالت کے جرم کی موت کرنے کے لیے متعلقہ قانون میں ترمیم کا فیصلہ کیا ہے ———— اس بات کا فیصلہ وفاقی کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو عمر قید کی بجائے سزائے موت کا سامنا کرنا ہوگا۔ اور ان مجرموں کو موت کے علاوہ کوئی متبادل سزا نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ترمیم تعزیرات پاکستان کی ۲۹۵ سی میں کی جائے گی اور یہ قانون پارلیمنٹ کے دوسرے (یعنی دونوں) ایوانوں کی منظوری کے بعد نافذ ہو جائے گا

روزنامہ جنگ لاہور ۲ راگست ۱۹۹۱ء

اگر واقعی یہ بیان چوہدری صاحب موصوف نے دیا ہے اور واقعی ایسا فیصلہ کیا جا رہا ہے اور یہ بیان محض عوام کو خوش کرنے کے لیے نہیں دیا گیا تو چوہدری صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایسی صورت میں وہ عوام کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور پھر ان کی وزارت ہی نہیں بلکہ جس حکومت نے انہیں وزارت کا منصب سونپا ہے وہ حکومت بھی پکی ہو جائے گی۔ لیکن مسئلہ صرف قانون بنانے یا موجودہ قوانین میں ترامیم سے حل نہیں ہوگا بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ جو قانون بنایا جا رہا ہے اس کو عملی جامہ بھی پہنایا جائے۔ اس وقت عمر قید کی سزا کا قانون موجود ہے لیکن اس پر عمل درآمد کی ابھی تک نوبت نہیں آئی۔ کیا وزیر باتدبیر بتائیں گے کہ اب تک مذکورہ جرم میں کتنے افراد گرفتار ہوئے اور کتنوں کو عمر قید کی سزا دی گئی؟

توہین رسالت کا جرم بلاشبہ ایک ناقابل معافی جرم ہے۔ جبکہ ہمارے ملک میں ایسا گروہ موجود ہے جو توہین رسالت کا مرتکب ہے۔ خفیہ نہیں بلکہ کھلم کھلا وہ اس جرم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ دفعہ ۲۹۵ سی کی مخالفت نہیں بغاوت بھی کر رہا ہے۔ ابھی تک اس گستاخ رسول فرقے کے کسی فرد کو عمر قید کی سزا نہیں دی گئی۔ اگر سزائے موت کا قانون نافذ ہو بھی جائے جیسا کہ وزیر موصوف نے کہا ہے تو ایسے میں سب سے اہم مسئلہ اس پر عمل درآمد کا ہے۔ ہم نے ۲۹۵ سی کا حشر دیکھ لیا ہے نئے ترمیم شدہ قانون کا جو حشر ہوگا۔ وہ بھی دیکھ لیں گے۔

ممکن ہے یہ کہہ دیا جائے کہ مرزا قادیانی جس نے تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کرام کی شان میں گستاخیاں کی تھیں وہ اپنی منہ مانگی موت مر کر جہنم واصل ہو چکا ہے۔ اس کو خدائے پاک نے ذلت کی موت دے کر سزا دیدی ہے۔ اب جو قادیانی (یعنی اس کے پیروکار) موجود ہیں تو ایسے نہیں ہیں جناب! اس کی پیروکار بھی کچھ موجود ہے ان پر اس جرم کا اطلاق ہوتا ہے اس لیے مرزا قادیانی جو کچھ لکھ گیا ہے ہر قادیانی مرزائی کا اس پر ایمان ہے اور اس کی کتابیں شائع کرنے والے بھی یہی ہیں۔

ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوت کرنا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت بڑی گستاخی ہے جبکہ مرزا قادیانی دجال نے صرف یہی دعویٰ نہیں کیا کہ میں نبی ہوں اور رسول ہوں بلکہ یہاں تک کہہ بھی کہا ہے کہ محمد رسول اللہ والذین معہٗ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور میں رسول ہوں۔ یعنی اس قرآنی آیت کا مصداق میں ہوں۔

مرزا قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو پہلی رات کے چاند سے اور اپنے زمانے کو جسے بعثت ثانی کا نام دیا ہے چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دی ہے اسے اس کے ایک مرید نے یوں نظم کیا ہے۔

صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک = کہ جس پر وہ بدرالدجیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازیٔ امت = ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پہ = کہ جب مصطفیٰ مرزا بن کے آیا

(اخبار الفضل قادیان ۲۸ مئی ۱۹۲۸ء)

رسول مدنی کے مقابلہ میں "رسول قدنی" کا تصور پیش کیا گیا۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ آج چودہ سو سال سے زائد عرصہ پہلے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مکہ میں پیدا ہوا اور مدینہ منورہ ہجرت کی وہی محمد قادیان میں دوبارہ پیدا ہوا ہے۔ کلیجہ تھام کے پڑھیے یہ قادیانی شاعر کہتا ہے۔

اے مرے پیارے مری جان رسول قدنی ۔ تجھ پہ صدقے ترے قربان رسول قدنی

پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے ۔ تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی۔

(الفضل قادیان ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

اس موضوع پر بہت سے حوالے پیش کیے جا سکتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کی تصنیفات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ——— جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی کے دفتر سے حاصل کر کے مطالعہ کیجئے۔) لیکن ہم نے صرف دو حوالوں پر ہی اکتفا کیا ہے۔ یہ ہر قادیانی کا عقیدہ ہے اس لیے اگر حکومت مذکورہ بالا فیصلہ کرنا چاہتی ہے تو اس کا اطلاق سب سے پہلے قادیانیوں پر ہو گا۔ جو شریعت کی رو سے ملحد، زندیق، مرتد اور کافر ہیں جس کی سزا شریعت میں قتل ہے اس لیے ہمارا مطالبہ ہے کہ اس فیصلے کے بعد قادیانی کتابوں کا جائزہ لینے کے لیے ایک بورڈ تشکیل دیا جائے جو مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کی تمام خرافات یکجا کرے اور پھر ان خرافات کی بنیاد پر تمام قادیانیوں کے خلاف آپریشن کلین اپ کرتے ہوئے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

صبر اور دیانتداری

یہ اعجاز ہے اِک صحرا نشیں کا

مولانا شمس الحق ندوی

سیچ کے خنک جھونکوں میں حرم پاک سے اذان کی صدا بلند ہو رہی تھی اور قرب و جوار کی پہاڑیوں سے ٹکرا کر اپنی دھیمی دھیمی لے ان چٹانوں کو سنا رہی تھی جن کو کبھی سارے عالم کے لیے رحمت الٰہی کا سر چشمہ اور وحی کا مرکز بننے کا شرف حاصل تھا سحر کے لطیف وسبک جھونکے اس کو خانہ کعبہ کی دیواروں سے ٹکرا کر اولیاء اللہ کے مخلص بندوں کے دلوں میں اثار کر مست ذکر بنے جام کر رہے تھے کعبے کے چاروں طرف مسلمانوں کی صفیں نماز کے لئے کھڑی ہو چکی تھیں۔ کچھ صفیں تو حرم پاک کے اندر بالکل بیت اللہ کے روبرو تھیں۔ اور بہت سی صفیں ایسی تھیں جو کعبہ کو آنکھوں سے تو نہ دیکھ سکتی تھیں لیکن ان کا رخ اور دل کی نگاہ ادھر ہی کو تھی۔ اونچے اونچے پہاڑوں کے پیچھے طویل و عریض سمندروں کے پار شہروں، گاؤں، بیابانوں محلوں اور جھونپڑوں، جیلوں اور کال کوٹھڑیوں جھلسا دینے والے صحراؤں اور برف سے دبے ہوئے سرد علاقوں غرض ہر کہیں یہ صفیں کعبہ کارخ کر کے کھڑی تھیں اور دنیا میں جہاں بھی مسلمان موجود ہیں رہتی دنیا تک کھڑی ہوتی رہیں گی۔

مکہ کے لوگ سحری سے فارغ ہو کر حرم پاک کی طرف کشاں کشاں چلے آ رہے تھے روزے کی نیت سے اتنا کھا لیا تھا کہ کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا۔ انہیں میں حوادث روزگار کا ستایا ہوا ایک ایسا بھی شخص تھا کہ بھوک کے مارے اس کا اٹھنا دوبھر ہو رہا تھا۔ اس کی رات فاقے میں گذری تھی دن بھر کا روزہ بغیر سحری کے رہا۔ اس سے پہلا دن بھی فاقے ہی میں گذرا تھا نماز ختم ہوئی لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے مگر یہ غریب اپنی جگہ پر بیٹھا کچھ سوچتا رہا۔ فکر اپنی نہیں تھی۔ مسلسل فاقوں نے اسے بھوک کا عادی بنا دیا تھا۔ اس کی ایمانی و روحانی قوت نے دنیا کو اس کی نگاہوں میں ہیچ اور اس کے حسن و جمال کو حقیر و بے حقیقت سا بنا دیا تھا۔ فکر ان فاقہ زدوں اور بھوک کے ستائے بچوں کی تھی جن کا یہ کفیل تھا جن کے جسم عریاں اور برہنہ، پیٹ خالی اور بھوک کی بھٹی میں جل رہے تھے اس مرد خدا کی جگہ اگر کوئی دوسرا ان مصائب سے دوچار ہوتا اور امراء و دولت مندوں کو فراغت سے بے فکری کھانا خرچ کرتے اور ہزاروں روپے بے محابا صرف کرتے دیکھتا تو یقیناً دنیا سے بغاوت کر دیتا اس کو اپنے زمانے کے لوگوں سے نفرت ہو جاتی۔ لیکن اس بھلے مانس کو خدا کی ذات پر اعتماد و بھروسہ تھا۔ یہ سمجھتا تھا کہ اس کا دینا اور نہ دینا حکمت و مصلحت سے خالی نہیں۔ دینا اور دنیا لوگوں کے بس میں نہیں ہے جو اس کے مقدر میں ہے وہ اس کے ضعف و ناتوانی کے باوجود آ کر رہے گا اور جو دوسروں کے لئے مقدر ہے وہ قوت و طاقت سے بھی حاصل نہ ہو سکے گا۔ خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے گھر آیا قمیص اتار کر لبابہ کو آواز دی، گدے اور پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس ایک عورت نکلی قمیص اس کو دے دی اور پھٹے کو خود پہن لیا۔ عورت نے کمزور لرزتی ہوئی آواز میں کہا:

"ابو غیاث! تین دن سے ہم لوگوں نے کچھ نہیں کھایا ہے روزے اور گرمی کے دن ہیں تم صابر و شاکر ہو تو میں بھی صبر کا دامن نہ چھوڑوں گی۔ مگر گھر کے بوڑھے اور کمسن بچیاں تو تاب برداشت نہیں رکھتیں۔ بھوک نے انہیں نڈھال کر دیا ہے تم خدا سے مدد چاہو۔ نکلو کوشش کرو شاید کچھ مل جائے افطار کے لئے رکھ لیں۔

ابوغیاث کا دل بھر آیا بولے اچھا کچھ کروں گا جب رات اپنے سیاہ دامن کو پوری طرح سمیٹ چکی اور سورج کی سنہری کرنیں کوہ و بیاباں، غاروں اور وادیوں کو منور کرنے لگیں تو امید و یاس کی ملی جلی کیفیت میں وہ ادھر ادھر پھرنے لگے سورج کی گرمی بڑھتی گئی دوپہر ہو گئی۔ لوگ سورج کی چمک اور لو کے گرم گرم جھونکوں سے، بچنے کے لئے گھروں میں داخل ہو گئے۔ ابوغیاث کو کچھ ہاتھ نہ لگا گرمی بڑھتی ہی گئی پاؤں جواب دے گئے آنکھیں چندھیانے لگیں۔ مایوس ہو کر ایک دیوار کے سائے میں پڑ گئے اب سب سے بڑی تمنا یہ رہ گئی تھی کہ موت آ جائے اور ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو جائے۔ خیالات و پریشانی کی اسی دنیا میں گم سم اپنی انگلیوں سے زمین کو کرید رہے تھے کہ ایک ہاتھ ایک جس اور نرم چیز سے مس ہوا۔ دیکھا اور غور کیا تو مٹی کی تہہ میں دبے ہوئے سانپ کی دم نظر آئی۔ معاذ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ کھینچ لیا۔ لیکن موت کی تمنا نے اسے کھینچنے ہی پر آمادہ کیا۔ معاً خیال آیا کہ مومن کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑنا چاہئے۔ بلکہ دعا کرنی چاہئے کہ اگر زندہ رہنا بہتر ہو تو زندگی نصیب ہو موت بہتر ہو تو اللہ تعالیٰ موت دے دیں۔ اپنے اس خیال پر چونک پڑے زبان سے استغفر اللہ نکلا مگر نگاہ سانپ ہی پر رہی جیسا ہے جو حرکت کرتا ہے۔ پاؤں سے چھوا تو جس شے سے مس نہ ہوا بالآخر کھودا تو اس کی کسمساہٹ وجہ بے قراری بنی دیکھا کہ سانپ نہیں بلکہ دیناروں کی تھیلی ہے بھوک و پیاس جاتی رہی۔ اعصاب میں غیر معمولی طاقت محسوس ہونے لگی خوش ہونے لگے کہ اب اپنے گھر والوں کے لئے راحت و آرام کا سامان کر جائیں گے سوچنے لگے کہ ان کے لئے کیا خریدیں پھر چونکے اور اپنے دین و ایمان کا جائزہ لینے لگے فضا میں یہ آواز سنائی دی کہ پرائے مال کو تم نہیں خرچ کر سکتے۔ ایک سال تک اس کا اعلان کرو جب اس کا مالک نہ ملے تب یہ تمہارے لئے حلال ہوگا جو شام کے کھانے کی فکر میں سرگرداں تھا اسے سال بھر کا انتظار کتنا کٹھن کام تھا۔ مایوسی نے ہاتھ پاؤں ڈھیلے کر دیئے سوچنے لگے فاقوں کا مارا میرا خاندان سال آئندہ زندہ رہے گا بھی یا نہیں طرح طرح کے خیالات کا ہجوم ہوا۔ یہاں سے یہ تھیلی نہ اٹھائی ہوتی تو یہ ذمہ داری مجھ پر کیوں پڑتی کیا وہیں رکھ دوں مگر آدمی پڑھے لکھے تھے جانتے تھے کہ پڑی ہوئی چیز اٹھانے کے بعد اعلان ضروری ہے اگر وہاں رکھ دے اور ضائع ہو جائے تو عنداللہ بازپرس اسی سے ہوگی۔

خیالات کے اسی ہجوم میں فضا میں پھر ایک آواز گونجی یہ اللہ کی دی ہوئی روزی ہے اسے لے لو اور بھوک سے دم توڑتے ہوئے متعلقین کو موت سے بچاؤ ان بھوکوں کا پیٹ بھرو ان کے کھلے ہوئے جسموں کی ستر پوشی کرو۔ پھر خدا کرم کرے گا تو واپس کر دینا یہ آواز ختم نہ ہوئی تھی کہ دوسری آواز سنائی دینے لگی کہ نہیں نہیں بحکم خداوندی کی خلاف ورزی نہ کرو۔ پرائے مال میں خیانت جائز نہیں۔

چھپا چھپا کر گھر میں داخل ہوئے۔ کہ مالکان کے ملنے تک اس تھیلی کو حفاظت سے رکھ دیں لیکن لبابہ نے پوچھا ابوغیاث کیا لائے۔

ہچکچاتے ہوئے جواب دیا کچھ نہیں اس سے قبل لبابہ سے کوئی بات چھپانے کی عادت نہ تھی لبابہ بھانپ گئی۔ بولی نہیں کچھ تو ہے مجبوراً ساری داستان سنا دی لبابہ بھی دینداری اور تقویٰ میں کچھ کم نہ تھی تاہم مرد کے عزم و ثبات سے تو کم ہی تھی کہا اس میں سے کچھ نکالو اور کھانے پینے کا انتظام کرو، ہم اس کے ضرورتمند ہیں ایسی صورت میں تو مردار کھانا بھی جائز ہے ابوغیاث کی قوت ایمانی متاثر نہ ہوئی ڈانٹ کر کہا ہرگز نہیں اگر تم نے اس کو ہاتھ لگایا اور کسی کو اس واقعہ کی اطلاع دی تو تم کو طلاق دے دوں گا۔

لبابہ کو غصہ اور تلملاہٹ میں چھوڑ کر تھیلی کے مالک کی تلاش میں نکل پڑے کہ شاید مل جائے اور میں حلال طریقے سے اس سے کچھ حاصل کروں۔ حرم پاک میں پہنچ کر ایک طبری نوجوان طالب علم سے ملاقات ہوئی۔ اس سے اپنا مقصد بیان کیا تو کہا ہاں کل ایک خراسانی آواز لگا رہا تھا کہ ایک ہزار دینار کی میری ایک تھیلی گر گئی ہے جو اس کو لائے۔ خدا اس کو بڑا اجر دے گا۔ مکہ کا ایک بڑھا شخص اس کے پاس آیا کہنے لگا کہ آپ کی تھیلی غائب ہو گئی ہے یہاں کے لوگ بہت پریشان حال اور محتاج ہیں۔ شاید کسی ایسے خراسانی شخص کو وہ تھیلی ملی ہو جو غریب ہو اور حلال طریقے سے آپ سے کچھ لینا چاہے تو کیا آپ اس کو کچھ دیں گے خراسانی بولا کتنا لینا چاہتا ہے۔

بڑے میاں نے جواب دیا دسواں حصہ خراسانی انکار کر گیا اور خدا کے دربار میں دامن پکڑنے کی دھمکی دی۔

طبری طالب علم کا بیان ہے کہ اس گفتگو سے مجھ کو اندازہ ہو گیا کہ تھیلی اسی بوڑھے شخص کو ملی ہے جب وہ مایوس ہو کر اپنے گھر کی طرف لوٹا تو میں بھی اس کے ساتھ چل پڑا۔ گھر پہنچ کر لبابہ کو بلا کر کہا تھیلی کا مالک تو مل گیا میں نے بلا تکلف حیل اس سے کچھ لینے کی کوشش کی مگر وہ نہیں راضی ہوا۔ بتاؤ اب کیا کریں۔ واپس کرنا تو اب ضروری ہو گیا ہے۔

عورت بولی پچاس سال سے ہم تمہارے ساتھ مصیبت کاٹ رہے ہیں تمہاری چار بیٹیاں، دو بہنیں ہیں اور میری ماں، نواں شخص تم ہو۔ ابوغیاث! خدائے عزوجل اس سے بہت بلند و برتر ہے کہ اپنے ایک بندے کو جو نو افراد کی کفالت کر رہا ہے اس کو پڑی ہوئی چیز کو خرچ کر دینے پر سزا دے تم نے زبردستی کی ہے نہ غصب کیا ہے خدا کی رحمت نے تمہارے سامنے یہ نعمت ڈال دی ہے تم اس کی ناقدری نہ کرو۔ گھر کے ان بھوکوں کے بارے میں بھی خدا تجھ سے بازپرس کرے گا۔ لبابہ ایک ڈھانچہ کی شکل میں سامنے کھڑی تھی جلد خشک ہو کر ہڈیوں سے چمٹ گئی تھی۔ صرف جان ہی جان باقی تھی گھر کی دوسری عورتوں کی بھوک پیاس کی بھی یاد آ گئی۔

ابوغیاث کا دل بھر آیا آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ابوغیاث کے آنسوؤں سے لبابہ کو امید ہو چلی کہ شاید اب کچھ مل جائے۔ ابوغیاث کے عزم میں بھی کچھ تزلزل سا پیدا ہوا لیکن پھر پچاس سالہ گھر و توکل کا خیال آیا۔ ایک دن کے آرام کے واسطے ابوغیاث اپنی پچاس سالہ زندگی کو داغدار بنانے پر آمادہ نہ ہو سکے موت و قبر کے روبرو حاضری کا منظر یاد آیا چونک پڑے کہ خائن بن کر خدا کے حضور میں کیا منہ دکھاؤں گا چیخ ماری اور کہا ہرگز نہیں پھر دونوں خاموش ہو گئے۔ سورج غروب ہوا مغرب کی اذان ہوئی جب لوگ قسم قسم کے لذیذ کھانوں سے افطار کر رہے تھے تو ابوغیاث چند کھجوریں اور کچھ ٹکڑے لے کر گھر والوں کے ساتھ افطار کرنے کو بیٹھ گئے۔ امراء و غرباء سے بے خبر ان کے ذہن اس

سے خالی تھے کہ رمضان صدقات و خیرات کا مہینہ ہے روزہ تو اسی لئے خدا نے فرض کیا ہے کہ انسان بھوکا پیاسا رہ کر مسلسل فاقہ کرنے والوں کی تکلیف کو محسوس کرے اور احسان کی قدر پہچانے خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو جتنے پر انسان قادر ہو۔ ابراہیم حربی کو روزانہ ایک ہی روٹی ملتی تھی اس میں ایک لقمہ بچا لینا روز کا معمول تھا جب ہفتہ پورا ہو جاتا جمعہ کا دن آجاتا تو ٹکڑے خود کھا لیتے اس دن کی روٹی کسی مستحق فقیر کو صدقہ دے دیتے۔ شیخ ابوغیاث ماحول کے اس بے حسی پر کڑھتے اور آزردہ خاطر ہوتے ان چند ٹکڑوں اور کھجوروں کو کھا کر۔ آج چوتھا دن بھی فاقے سے گزار دیا دوسرے دن جب صبح نمودار ہوئی تو خراسانی نے پھر آواز لگائی ابوغیاث بڑھے اور کل کی طرح پھر بات کی اور آج صرف دس دینار مانگے مگر خراسانی آمادہ نہ ہوا۔ اور دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ تیسرے دن پھر یہی صورت پیش آئی۔ اور آج شیخ نے صرف ایک دینار مانگا کہ وہ غریب نصف دینار کا مشکیزہ خرید کر پانی پلا کر روزی کمائے گا۔ آدھے دینار کی بکری خرید کر گھر والوں کو دے گا مگر خراسانی کا دل کسی طرح نہ پسیجا ابوغیاث کی امید کا آخری دھاگہ بھی ٹوٹ گیا۔ گھر کی بھوکی پیاسی عورتوں کا خیال آیا تو دل میں آیا کہ اس ضدی کو تھیلی نہ دیں یا کم از کم ایک دینار لے لیں اور باقی اس کو دے دیں لیکن خیال آگیا قیامت کے حساب و کتاب اور حشر و نشر کا سوچنے لگا کہ کیا اس مختصر اور تھوڑے فاقے کے بدلے ہمیشہ کی مشقت مول لیں دنیا کی ساری لذتیں قیامت کی ایک ادنیٰ تکلیف کو نہ بھلا سکیں گی اور جنت کی بہار کا ایک ہجوم دنیا کی تمام مصیبتوں کو بھلا دے گا۔ ارادہ سے باز رہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول یاد آگیا کہ جو شخص اللہ کے لئے کسی حرام چیز سے بچے گا۔ اللہ اس کو اس سے بہتر بدلہ دے گا۔ خراسانی سے کہا آؤ اپنی تھیلی لے لو۔ طبری طالب علم بھی ان دونوں کے ساتھ چل پڑا پہنچ کر شیخ نے گدڑی کی موٹی تہہ میں لپٹی ہوئی تھیلی الماری سے نکال کر خراسانی کے حوالے کر دی۔ خراسانی نے زور لگا کر اس کی مضبوط گرہوں کو کھولا اور اپنے دامن پر ڈال کر الٹتے پلٹتے ہوئے کہا ہاں یہ میرے ہی دینار ہیں

لبابہ اپنی بیٹیوں سمیت دروازوں کی دراز سے یہ

اسلام میں لاٹری، انعامی بانڈز اور قرعہ اندازی کی حقیقت

مولانا شیخ محمد عمر فاروق جام پوری، بہاولپور

انعامی بانڈز لاٹری قرعہ اندازی وغیرہ کی صورت میں موصول ہونے والا مال اور پیسہ و رقم صراحتاً قمار بازی اور سود کے زمرے میں آتا ہے۔ اس لئے مندرجہ بالا صورتوں میں موصول ہونے والا مال بہر حال ناجائز اور حرام ہے یہ سراسر سود کی ایک قسم ہے جس کا حرام ہونا قرآن و سنت اور اجماع امت سے بالاتفاق ثابت ہے

انعامی بانڈز کے نام سے لوگوں کو جو انعام دیا جاتا ہے حقیقتاً یہ سود ہی کی ایک شکل ہے اسی وجہ سے انعامی بانڈز کے تحت انعام میں ملنے والی رقم حرام ہے اس کا استعمال کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔ بینک جب انعامی بانڈز کی کوئی سیریز نکالتا ہے اور اس سیریز کے ذریعے سے جو رقم وہ پبلک سے کھینچ لیتا ہے اس رقم کو عموماً بینک کسی کو سودی قرضہ پر دے دیتا ہے۔ جس شخص کو قرضہ دیتا ہے اس سے بینک سود وصول کرکے اس سود کی رقم میں سے کچھ اپنے پاس رکھتا ہے اور کچھ رقم قرعہ اندازی (لاٹری) کے ذریعہ ان لوگوں میں تقسیم کر دیتا ہے کہ جنہوں نے انعامی بانڈز خریدے تھے۔ چنانچہ قرعہ اندازی کے بعد جو رقم لوگوں کو ملتی ہے وہ اصل میں سود ہی کی رقم ہوتی ہے اس کے علاوہ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ بینک اس رقم کو سودی قرضہ پر نہیں دیتا بلکہ اس کو کسی کاروبار پر لگاتا ہے اور اس کاروبار سے جو نفع ہوتا ہے وہ نفع قرعہ اندازی کے ذریعہ بانڈز خریدنے والوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ پھر بھی انعامی بانڈز پر ملنے والی رقم جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ اول تو پارٹنرشپ کے بزنس میں نفع و نقصان دونوں کا احتمال ہوتا ہے۔ جبکہ یہاں بینک کی طرف سے نقصان کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے دوسری بات یہ ہے کہ تجارتی اور شرعی اصول کے مطابق پارٹنرشپ کے بزنس میں جب نفع ہوتا ہے تو اس نفع میں سے ہر پارٹنر (شریک) کو اتنے فیصد ہی حصہ ملتا ہے کہ جتنے فیصد اس نے روپیہ لگایا ہے نفع کی رقم تقسیم قرعہ اندازی (لاٹری) کے ذریعہ کرنا اس میں بہت سوں کے ساتھ ناانصافی یقینی بات ہے۔

لہٰذا پرائز بانڈز کا انعام ہر اعتبار سے ناجائز اور حرام ہے اور یہ درحقیقت سود اور جوئے دونوں کا مرکب ہے اگرچہ بینک اسے انعام ہی کہتا ہے۔ زہر کو اگر کوئی تریاق کہے تو وہ تریاق نہیں بنتا۔ بلکہ اپنی جگہ پر زہر ہی رہتا ہے یہ وہ پرانی شراب ہے جو نئی بوتلوں میں بند کرکے نئے لیبل کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کی جا رہی ہے۔

معزز قارئین! اگر آپ میں سے کسی صاحب کا یہ انعام نکلا ہو اور ابھی تک یہ رقم وصول بھی نہ کی ہو تو خدارا اپنے آپ کو اس حرام کے مال سے بچائیں اور آئندہ بھی اجتناب کریں اور اگر کوئی صاحب یہ (حرام) رقم وصول کر چکے ہیں تو ان کو چاہئے کہ وہ تمام رقم اور پیسہ ان لوگوں میں بلا نیت ثواب تقسیم کر دیں جو زکوٰۃ اور خیرات اور صدقہ کے مستحق ہیں ہو سکتا ہے اسی وجہ سے اللہ پاک آپ پر مہربان ہو جائیں

اور آپ کا جرم معاف کر دیں۔

بعض حضرات جہالت کی بنا پر اس کا جواز قرآن مجید میں موجود حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ یعنی سورۃ الصّٰفّٰت، آیت ۱۴۱ سے ثابت کرتے ہیں کہ یہاں یہ تو جائز ہے، کیونکہ حضرت یونس علیہ السلام کے زمانے میں ان کی آنکھوں کے سامنے اور پھر ان ہی کے بارے میں (جبکہ کشتی دریا کے درمیان میں پہنچ کر طوفان میں گھر گئی تھی اور آپ بھی اس میں سوار تھے) قرعہ اندازی کی گئی وغیرہ وغیرہ لہٰذا قرعہ اندازی میں کیا حرج ہے۔

یہاں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرعہ اندازی کے ذریعہ نہ کسی کا حق ثابت کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو مجرم قرار دیا جا سکتا ہے مثلاً قرعہ اندازی کے ذریعہ کسی کو چور ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح اگر دو آدمیوں میں اگر اختلاف ہو کہ فلاں جائیداد کس کی ملکیت ہے تو قرعہ اندازی کے ذریعہ اس کا فیصلہ نہیں ہو سکتا، ہاں قرعہ اندازی اس موقع پر جائز بلکہ بہتر ہے جہاں ایک شخص کو شرعاً مکمل اختیار حاصل ہو کہ وہ چند جائز راستوں میں سے کسی بھی راستے کو اختیار کرے اب وہ اپنی مرضی سے کوئی راستہ متعین کرنے کے بجائے قرعہ ڈال کر فیصلہ کرے۔

مثلاً، جس شخص کی ایک سے زائد بیویاں ہوں تو اسے سفر پر جاتے وقت یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جس بیوی کو چاہے ساتھ لے جائے۔ اب وہ اپنی مرضی سے ایسا کرنے کے بجائے قرعہ اندازی کرے تو بہتر ہے۔ تاکہ کسی بیوی کی دل شکنی نہ ہو، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا اور یہ سنت بھی ہے، حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ میں بھی قرعہ اندازی حصول مال، یا کسی کو مجرم ثابت کرنے کے لئے نہیں کی گئی تھی۔ بلکہ پوری کشتی کو بچانے کے لئے کسی کو بھی دریا میں ڈالا جا سکتا ہے۔ قرعہ اندازی کے تحت اس کی تعیین کی گئی، یہ جائز ہے، اس سے مراد مروجہ قرعہ اندازی نہیں ہے کیونکہ ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے وہ جائز ہے اور مروجہ قرعہ اندازی حرام ہے اور ناجائز ہے۔

(ملاحظہ ہوں، معارف القرآن ص ۴۰۸، ج ۷)

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی مفتی اعظم ہند فرماتے ہیں کہ یہ معاملہ نہ بیع ہے نہ اجارہ بلکہ حقیقتاً قمار ہے اگرچہ اس میں بیچنے اور خریدنے کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں مگر حقیقتاً وہ ٹکٹ (بانڈز وغیرہ) جو پہلا شخص خریدتا ہے وہ بحیثیت بیع اور مال ہونے کے نہیں خریدتا بلکہ قمار بازی کے پہلے حصے کے طور پر خریدتے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے وہ اور چار آدمیوں کو اس دام میں پھنسا کر ان سے دام وصول کر سکیں، لہٰذا یہ معاملہ بیع فاسد کا نہیں بلکہ خالصتاً قمار بازی کا ہے۔

(کتاب المفتی ص ۲۲۴، ج ۷)

قرعہ اندازی کی جائز صورت

ہاں ایک طرح کی قرعہ اندازی جائز اور حضرت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ وہ یہ کہ جب حقوق سب کے مساوی ہوں اور حصے بھی مساوی ہوں پھر ان حصوں کی تعیین بذریعہ قرعہ اندازی کرائی جائے مثلاً ایک مکان چار مکینوں میں تقسیم کرنا ہے تو قیمت کے لحاظ سے چار حصے برابر لگائے گئے اب یہ متعین کرنا کہ کون سا حصہ کس شریک کے پاس رہے اس کی تعیین اگر آپس میں مصالحت اور رضامندی سے نہ ہو تو یہ بھی جائز ہے کہ قرعہ اندازی کر کے جس کے نام پر جس طرف کا حصہ نکل آئے وہ اس کو دیدیا جائے۔ یا کسی چیز کے خواہش مند مثلاً ایک ہزار آدمی ہیں اور ان سب کے حقوق مساوی ہیں مگر جو چیز تقسیم کرنی ہے وہ صرف سو ہیں۔ تو اب یہاں قرعہ اندازی سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے یہ جائز ہے واضح رہے مروجہ قرعہ اندازی کو قرآن شریف میں ازلام کے الفاظ کے تحت بیان کیا گیا ہے، ملاحظہ کیجئے۔

(تفسیر معارف القرآن ص ۲۳۶، ج ۳۔
پ ۷، ص، مائدہ)

'ازلام' ان تیروں کو کہا جاتا ہے جن پر قرعہ اندازی کر کے قدیم اہل عرب میں جوا کھیلنے کی رسم جاری تھی جس کی صورت یہ تھی کہ دس آدمی شرکت میں ایک اونٹ ذبح کرتے پھر اس کا گوشت تقسیم کرنے کے لئے بجائے اس کے کہ دس آدمی ہیں تو دس ہی حصے برابر کر کے تقسیم کرتے، اس میں اس طرح جوا کھیلتے کہ دس عدد تیروں میں سے سات تیروں پر کچھ مقرر حصوں کے نشانات بنا رکھے تھے کسی پر ایک، کسی پر دو یا تین وغیرہ تین تیروں کو سادہ رکھا ہوا تھا۔ ان تمام تیروں کو ترکش میں ڈال کر لاتے پھر ایک ایک شریک کے لئے ایک ایک تیر ترکش سے نکالتے، اور جتنے حصوں کا تیر کسی کے نام نکل آتا وہ اس کا مستحق سمجھا جاتا تھا اور جس کے نام پر سادہ تیر نکل آئے وہ حصہ سے محروم رہتا تھا جیسے آج کل بہت سی قسمیں، لاٹری، پرائز و انعامی بانڈز کے طریقہ پر بازار میں جاری ہیں اس طرح کی قرعہ اندازی قمار یعنی جوا ہے۔ جو از روئے شریعت حرام ہے۔ اس بارے میں قرآن شریف میں 'فاجتنبوہ' کے الفاظ آئے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ جب یہ چیزیں ایسی ہیں کہ اسلام میں ان کی قطعاً کوئی گنجائش ہی نہیں تو پھر مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ان سے اجتناب کریں۔ ان سے دور رہیں۔ پرہیز کریں، بہرحال اسلامی نقطۂ نظر سے قرآن و سنت کے قطعی دلائل و شواہد اور اجماع امت محمدیہ سے ان تمام چیزوں کا (یعنی لاٹری، قمار، جوا، قرعہ اندازی، انعامی بانڈز وغیرہ) کا قطعاً ممنوع اور حرام ہونا ثابت ہے۔

(ملاحظہ ہوں، معارف القرآن ص ۱۲۱، ج ۲۔
از مفتی اعظم پاکستان)

مزید تفصیلات کے لئے مستند علمائے کرام سے رجوع کریں

حضرت مفتی اعظم ہند فرماتے ہیں کہ یہ عمل (فعل) لاٹری، انعامی بانڈز، وغیرہ قمار میں داخل ہیں جو ناجائز اور حرام ہیں لاٹری ٹکٹ، قرعہ اندازی والے بانڈز سب خریدنا حرام ہیں حاصل کرنا ناجائز ہیں۔

(کفایت المفتی ص ۲۲۵، ج ۷)

حضرت العلامہ مولانا مفتی رشید احمد گنگوہیؒ اپنی تصنیف میں تحریر فرماتے ہیں: یہ معاملہ شرعاً درست نہیں، کیونکہ یہ قمار بازی کی ایک قسم ہے لہٰذا لاٹری، قرعہ اندازی اور انعامی بانڈز وغیرہ میں شرکت و شمولیت اور ان کا حصول قطعاً ناجائز ہے اسلام میں ان کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۹۹ ج ۱)

نکاح و طلاق کی شرعی حیثیت

از: مولانا احسان اللہ شائق کراچی

آج کل لوگ نکاح و طلاق کی صحیح صورتحال سے ناواقف ہونے کی بنا پر بہت ہی پریشان ہوتے ہیں۔ طرح طرح کے مصائب کا شکار رہتے ہیں۔ لہذا خیال ہوا کہ اس کی صحیح صورتحال کو واضح کیا جائے۔

نکاح و طلاق کے احکام پورے قرآن کریم کی بہت سی آیتوں میں آئے ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء (الآیۃ) یعنی جو حلال عورتیں تمہاری پسند کی ہوں ان سے نکاح کر سکتے ہو (سورۃ النساء)

دوسری آیت میں ارشاد ہے کہ واحل لکم ما وراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم (الآیۃ) یعنی محرمات کے علاوہ سب عورتیں تم کو حلال ہیں بشرطیکہ طلب کرو تم ان کو اپنے مالوں کے ذریعہ (نساء)

اسی طرح احادیث میں بھی نکاح کی بہت ترغیب وارد ہوئی ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر احصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے نوجوانوں کی جماعت، تم میں سے جس کو شادی کرنے کی طاقت ہو وہ شادی کرلے کیونکہ شادی نظر اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ اور جس کو شادی کی قوت نہ ہو وہ (اسباب مہیا نہ ہونے کی وجہ سے) تو وہ روزہ رکھا کرے کیونکہ روزہ سے شہوت کم ہو جاتی ہے (مشکوٰۃ ج ۲/ ص ۲۶۷)

دوسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تنکح المرأۃ لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك (متفق علیہ) یعنی لوگ شادی بعض مال کی وجہ سے بعض خاندان کی وجہ سے، بعض حسن جمال کی وجہ سے، بعض دین کی وجہ سے دین ہی کو ترجیح دینا چاہیے اسی میں خیر و برکت ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۷)

اور ارشاد فرمایا کہ اذا خطب اليكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه ان لا تفعلوه تكن فتنة في الارض وفساد عريض۔ (مشکوٰۃ) یعنی جب تمہاری طرف ایسا شخص خطبہ (پیغام نکاح) دے جس کے دین اور اخلاق پر تمہیں اطمینان ہے تو اس سے نکاح کرا دو، اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں بہت زیادہ فتنے پھیلیں گے۔ (مشکوٰۃ) اور ارشاد فرمایا ان اعظم النكاح بركة ايسره مؤنة (مشکوٰۃ) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے برکت والا نکاح وہ ہے جس میں خرچ کم ہو۔

ان ارشادات سے خوب واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کی خوب ترغیب دلائی اس کو عفت کا ذریعہ بتایا اور نکاح ہی کو نصف ایمان امن وامان اور سکون کا ذریعہ بتایا اسی وجہ سے امام اعظم ابوحنیفہؒ اور دوسرے بہت سے ائمہ کرام کے نزدیک نکاح کرنا نوافل میں مشغول ہونے سے افضل ہے۔

پھر نکاح کے انعقاد کیلئے شریعت مطہرہ نے بہت سے قواعد وضوابط مقرر کیے۔ مثلاً یہ کہ دو گواہ موجود ہوں اور ایک ایجاب کرے دوسرا قبول کرے۔ سنت یہ ہے کہ نکاح اعلان عام کے ساتھ مسجد میں کیا جائے غرضیکہ اس کے لیے مفصل احکام اور شرائط و آداب شریعت نے مقرر کیے۔

اسلامی تعلیمات کا حاصل اور اس کی اصل روح یہ ہے کہ نکاح کا معاملہ اور معاہدہ عمر بھر کے لیے ہوتا ہے ایک مسلمان کو چاہیے کہ اس کے توڑنے اور ختم کرنے کی بھی نوبت ہی نہ آئے۔ کیونکہ ختم کرنے میں بے شمار مفاسد اور نقصانات ہیں یہی وجہ ہے کہ شریعت نے جہاں نکاح کی ترغیب دی ہے وہیں جدائی کا طریقہ بھی بیان کیا ہے لیکن اس کو ابغض المباحات یعنی مباح چیزوں میں سب سے مبغوض ترین چیز قرار دیا ہے۔ طلاق ہی کا بڑا نتیجہ ہمارے سامنے آتا رہتا ہے۔

مثلاً بچوں کا شفقت مادری و پدری سے محروم ہونا، ان کی صحیح تعلیم و تربیت سے محرومی، نیز بسا اوقات دونوں خاندانوں میں جھگڑے پڑ جاتے ہیں، وہ خاندان جو آپس میں شیر و شکر کی طرح تھے۔ طلاق کے بعد ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کو تیار رہتے ہیں۔ عدالت اور کورٹ کا چکر کاٹتے کاٹتے انسان کی زندگی کا قیمتی ترین حصہ ختم ہو جاتا ہے اور پورا معاشرہ بری طرح متاثر ہوتا ہے بسا اوقات ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ طلاق تو دیدی لیکن جب مفتیوں سے پوچھنے کے بعد معلوم ہوا کہ طلاقیں واقع ہوگئی ہیں اب بیوی کو رکھنے کی کوئی صورت باقی نہیں ہے تو بے ہوش ہونے لگتے ہیں کوئی دھاڑیں رو پڑتا ہے اب کیا کروں، میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ان کو کون سنبھالے گا۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ تین طلاقیں دیدیں

بعد میں معلوم ہوا کہ تین طلاقوں سے بیوی حرام ہوگئی ہے تو طلاق ہی سے انکار کر دیتے ہیں یا غلط بیانی سے کام لے کر جواز کا فتویٰ حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر پوری زندگی زنا میں مبتلا رہتے ہیں جو صریح حرام فعل ہے۔ اگر اہل محلہ کچھ کہیں تو محلہ ہی کو چھوڑ کر کہیں اور جا کر آباد ہو جاتے ہیں۔ پھر پوری زندگی ہی حرام میں مبتلا رہتے ہیں حالانکہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام ماننے کی طرف دوڑیں اور ایسی گندگی میں نہ پڑیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ففروا الی اللّٰہ، یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ائمہ اربعہ کے اجماعی مذہب کو چھوڑ کر غیر مقلد بن جاتے ہیں جو کہ ناجائز اور حرام ہے اور بھی اس کی بہت سی مضرتیں ہیں جو کہ وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلاق دینے کو مبغوض ترین فعل فرمایا چونکہ شریعت کا مزاج یہ ہے کہ نکاح دائم اور برقرار رہے اور طلاق کی نوبت ہی نہ آئے۔ اس لیے جو اسباب اس معاہدہ (یعنی نکاح) کو توڑنے کے بن سکتے ہیں قرآن و سنت کی تعلیمات نے ان تمام اسباب کو راہ سے ہٹانے کا پورا انتظام کیا ہے۔

اگر زوجہ کی طرف سے کوئی ناموافق صورت پیش آجائے تو کیا کرے۔ اس بارے میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ اولاً پیار و محبت اور جذبہ خیر خواہی کے ساتھ سمجھائیں اگر اس سے کام نہ چلے تو قرآنی حکم یہ ہے کہ اس کا بستر الگ کر دیں۔ مطلب یہ ہے کہ اسی کمرے میں آپ بھی رہیں جس میں بیوی رہتی ہے۔ ہاں اس کی طرف بالکل التفات نہ کریں اور اس انداز سے پیش آئیں کہ وہ سمجھ جائے کہ شوہر ناراض ہے۔

اگر اس سے بھی کام نہ چلے بلکہ بات آگے بڑھ جائے اور دونوں میں منافرت اور شقاق کی کیفیت پیدا ہو جائے تو شریعت کا حکم یہ ہے کہ دونوں خاندان کے چند سمجھدار لوگوں (یعنی عورت کے کچھ رشتہ دار اور شوہر کے رشتہ دار) کو بلایا جائے اور ان کو حکم (ثالث) بنا کر معاملہ کو طے کیا جائے۔

اگر اس سے بھی کام نہ چلے تو اور اصلاح حال کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں اور تعلق نکاح کے ثمرات حاصل ہونے کے بجائے زوجین کا آپس میں مل کر رہنا عذاب بن جائے تو ایسی سخت مجبوری کی حالت میں طلاق دینے کی شریعت نے اجازت دی ہے۔

لیکن ایسی صورت میں بھی طلاق دینے میں آزاد نہیں چھوڑا بلکہ بہت سی پابندیاں عائد کی ہیں۔ مثلاً غصہ کی حالت میں یا کسی وقتی ہنگامی ناگواری میں طلاق نہ دی جائے۔ اسی طرح حالت حیض میں طلاق دینے کو ممنوع قرار دیا اور جس طہر میں (پاکی کے ایام میں) صحبت اور ہمبستری ہو چکی ہے اس میں طلاق دینا ممنوع ہے۔

طلاق دینے کا صحیح طریقہ

قرآن و سنت کے ارشادات اور تعامل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے طلاق کے متعلق جو کچھ ثابت ہوتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب طلاق دینے کے سوا کوئی چارہ ہی نہ رہے تو طلاق کا احسن طریقہ یہ ہے کہ صرف ایک طلاق ایسے طہر (پاکی کے ایام) میں دے جس میں بیوی سے ہم بستری نہ کی ہو اور ایک طلاق دے کر چھوڑ دے۔ عدت ختم ہونے کے ساتھ ساتھ رشتہ نکاح خود بخود ٹوٹ جائے گا۔ اسی کو فقہاء کرام نے طلاق احسن طریقہ کہا ہے۔ (یعنی طلاق کے طریقوں میں سب سے اچھا طریقہ۔) مذکورہ طریقہ ہے اگرچہ فی نفسہ طلاق مبغوض ترین فعل ہے۔

چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابراہیم نخعیؒ سے نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام طلاق دینے میں اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ صرف ایک طلاق صریح دی جائے اور عدت طلاق (تین حیض) پوری کرنے کے بعد خود بخود عورت آزاد ہو جائے گی۔ اگر ضرورت ہو تو دو طلاق بھی دی جا سکتی ہے قرآن کریم سے اس کی بھی اجازت معلوم ہوتی ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: الطلاق مرتٰن فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔

یعنی دو طلاق صریح دینے کے بعد اگر مصالحت ہو جائے اور دونوں میں آئندہ تعلقات خوشگوار رہنے کی توقع ہو تو رجوع کر لیں اور رکھ لیں اور اگر مصالحت نہ ہو سکے اور آئندہ تعلقات خوشگوار ہونے کی توقع نہ ہو تو اچھے طریقے سے چھوڑ دیں۔ یہ نہ ہو کہ اس کو معلق کر کے رکھ لے۔

جبکہ تیسری طلاق کے غیر مستحسن ہونے کی طرف خود اسلوب قرآنی میں واضح اشارہ پایا جاتا ہے اس کے غیر مستحسن ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں بلکہ تین طلاقیں دینے والے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ناراض ہونا ثابت ہوتا ہے۔

چنانچہ ارشاد ہے عن محمود بن لبید قال اخبر عن رجل طلق امرأته ثلاث تطليقات جميعاً فقام اليه غضبان ثم قال ايلعب بكتاب الله عز وجل وانا بين اظهركم حتى قام رجل فقال يا رسول الله الا اقتله (مشکوۃ ص ۲۸۴ ج ۲)

ترجمہ: حضرت امام نسائیؒ نے بروایت محمود بن لبید نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی کے بارے میں خبر دی گئی کہ جس نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کھیلا جاتا ہے۔ حالانکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اس کو (طلاق دینے والے کو) قتل نہ کر دوں۔

اسی بناء پر امام مالک اور بعض دوسرے آئمہ و فقہاء کرام نے تیسری طلاق کو مطلقاً بدعت اور ناجائز کہا ہے۔ آج کل لوگوں کا حال یہ ہے کہ بیک وقت ایک کلمہ میں تین طلاقیں دے دیتے ہیں جو کہ صریح گناہ ہے اور بعض لوگ تو سمجھتے ہیں کہ تین طلاقوں سے کم تو طلاق ہوتی ہی نہیں اس لیے طلاق دیتے وقت تین طلاقوں سے کم نہیں دیتے۔ کتنی بڑی جہالت اور نادانی ہے اور حماقت تو یہ ہے کہ بعض لوگ تو آج کل قسم بھی تین طلاقوں کی کھاتے ہیں قسم کھانے کے بعد جب معاملہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو پھر پوری زندگی افسوس کرتے

ہتے ہیں اور اپنی حماقت کا کڑوا گھونٹ نگلتے ہیں۔

مگر ان سب باتوں کے باوجود جب کسی نے ایسا اقدام کرلیا (یعنی تین طلاقیں دیدیں) تو تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ اس پر بین شاہد ہے کہ اظہار غضب کے باوجود آپ نے تینوں طلاقوں کو نافذ فرمایا جس کے بہت سے واقعات کتب حدیث میں مذکور ہیں۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا طلق امرأتہ ثلاثاً فتزوجت فطلق فسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتحل للاول؟ قال لا حتی یذوق عسیلتہا کما ذاق الاول (بخاری و مسلم لفظہ للبخاری ص۷۹۱ ج۲)

یعنی ایک آدمی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دیں۔ پھر اس عورت نے دوسرے مرد سے نکاح کرلیا تو اس دوسرے شوہر نے بغیر صحبت کے طلاق دے دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ پہلے شوہر کے لیے حلال ہوئی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک دوسرا شوہر صحبت نہ کرے پہلے شوہر کے لیے حلال نہ ہوگی۔ دیکھا کہ الفاظ روایت سے ظاہر ہے کہ تینوں طلاقیں یک وقت دی گئی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں کو نافذ قرار دیا۔ چنانچہ فتح الباری شرح البخاری میں ہے:

فالتمسک بظاہر قولہ طلقہا ثلاثاً فانہ ظاہر فی کونہا مجموعۃ (ص۳۶۱ ج۹)

یعنی یہ حدیث طلاق ثلاثہ کے یک وقت ہونے میں ظاہر ہے۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تین طلاقیں دیتے ہوئے سنا تو غضبناک ہوگئے اور فرمایا تتخذون آیات اللہ ھزواً او دین اللہ ھزواً او لعباً من طلق امرأتہ ثلاثاً الزمناہ ثلاثاً لا تحل لہ حتی تنکح زوجاً غیرہ (المغنی لابن قدامہ ص۱۰۳ ج۷)

کیا تم آیات اللہ کو مذاق بناتے ہو یا یہ فرمایا کہ کھیل بناتے ہو؟ جو بھی تین طلاقیں دے گا ہم تینوں ہی نافذ کردیں گے۔ اور اس کی بیوی حلال نہ ہوگی۔ جب تک کہ وہ دوسرے سے نکاح نہ کرے۔

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ: قلت یا رسول اللہ ارأیت لو طلقتہا ثلاثاً؟ قال اذا عصیت ربک وبانت منک امرأتک (زجاجۃ المصابیح ص۲۸۲ ج۲)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دوں؟ تو آپ نے فرمایا تب تو تو اپنے رب کا نافرمان بنے گا اور تیری عورت تجھ سے بائنہ ہوجائے گی

اسی طرح محمود بن لبید کی حدیث کے سلسلے میں قاضی ابوبکر ابن عربی لکھتے ہیں: فلم یردہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل امضاہ کما فی حدیث عویمر العجلانی فی اللعان، حیث امضیٰ طلاقہ الثلاث ولم یردہ (تہذیب السنن ابی داؤد)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رد نہیں کیا بلکہ اسے نافذ فرمادیا۔ جیسا کہ عویمر عجلانی کی لعان والی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تینوں طلاقوں کو نافذ فرمادیا تھا اور رد نہیں کیا تھا۔

اور شیخ الاسلام امام نووی نے شرح مسلم میں فرمایا۔ قال الشافعی ومالک وابوحنیفہ واحمد وجماہیر العلماء من السلف والخلف یقع الثلاث (شرح مسلم ص۴۷۸ ج۱)

یعنی امام شافعی، امام مالک، امام ابوحنیفہ امام احمد بن حنبل اور سلف خلف میں سے جمہور علماء رحمہم اللہ نے فرمایا کہ تین طلاقیں واقع ہوجاتی ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ شریعت اسلام نے جو طلاق کے تین درجے تین طلاقوں کی صورت میں رکھے ہیں اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان تینوں درجوں کو عبور کرنا ضروری ہے یا بہتر ہے بلکہ منشاء شریعت کا تو یہ ہے کہ اول تو طلاق پر اقدام ہی مبغوض اور مکروہ فعل ہے اگر بوقت مجبوری اس اقدام کی نوبت آ جائے تو اس کے کم سے کم درجے یعنی ایک طلاق صریح پر اکتفا کیا جائے اور عدت گزرنے دی جائے کہ عدت ختم ہوتے ہی طلاق رشتہ زوجیت کو ختم کرنے کے لیے کافی ہوجائے گی۔ اور عورت آزاد ہوکر اپنی مرضی سے کسی دوسرے شخص سے نکاح بھی کرسکے گی۔ یہی طریقہ طلاق احسن کہلاتا ہے۔

حکمت اور فائدہ

اس طریقہ میں حکمت اور فائدہ بھی ہے کہ صریح الفاظ سے ایک طلاق دینے کی صورت میں طرفین کے لیے مصالحت کی راہیں کھلی رہیں گی۔ عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے تو صرف رجوع کرلینا ہی تجدید نکاح کے لیے کافی ہوگا۔ اور عدت ختم ہونے کے بعد اگرچہ نکاح ٹوٹ چکا ہوگا۔ اور عورت آزاد ہوجائے گی مگر پھر بھی گنجائش رہے گی کہ دونوں میں مصالحت ہوجائے اور باہم نکاح کرنا چاہیں تو نکاح جدید اسی وقت ہوسکتا ہے۔ بخلاف تینوں طلاقیں دیدینے کے۔ (چاہے ایک کلمہ سے دے چاہے ترتیب وار واقع کرے) کہ اگر اس میں مصالحت ہو بھی جائے جو کہ عموماً ہوہی جاتی ہے تب بھی نکاح کی کوئی صورت نہیں۔

آج کل لوگوں میں ایک بری چال چلی ہوئی ہے کہ تین طلاقیں دینے کے بعد حلالہ کرنے کے لیے مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور حلالہ بھی اس طرح کراتے ہیں کہ جس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ اپنے گمان کے مطابق حلالہ کرلیتے ہیں کہ کسی کو پکڑ کر نکاح کرادیا پھر اس کو عورت کے ساتھ اندر بھیج دیا اور صحبت (یعنی دونوں میں ہمبستری) ہو یا نہ ہو اس کو باہر نکال دیتے ہیں اور اس کو مجبور کیا جاتا ہے کہ جلدی طلاق دے دو۔ پھر دوسرے تیسرے روز ہی پہلے شوہر کے ساتھ نکاح کرادیتے ہیں۔ حالانکہ اس طرح کرنے والوں پر حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے لعن اللہ المحلل والمحلل لہ۔ یعنی حلالہ کرنے والا مرد اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا دونوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے

باقی ص۲۶ پر

صلیبی جنگیں اور اسلامی فتح ــــــ عروج و زوال کی داستان

بیت المقدس کی تاریخی حیثیت

از:۔ باقر جامی، بہاولپور

بیت المقدس کو عالم اسلام میں جو امتیاز حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس کی ابتدائی تاریخ پر ظن و تخمین کے پردے پڑے ہوئے ہیں۔ آج تک معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ شہر کب بنا اور کس نے بنایا۔ البتہ اس کے اجڑنے اور بسنے کی طویل تاریخ ہے۔ انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے کہ یہ ۳۳ صدی پرانا شہر ہے اور یہ ۱۸ مرتبہ تعمیر ہو چکا ہے۔ دو زمانے ہڑیان اور بخت نصر کے عہد میں اس کی مکمل بربادی کر ہو چکے ہیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ تاریخ کی تدوین باقاعدہ نہ ہوئی تھی۔ اس پر چھ مذاہب کی تبدیلی کے گزرے ہیں۔ یہاں کے باشندے اپنا آبائی دین چھوڑنے اور نیا دین اختیار کرنے پر مجبور کیے جا چکے ہیں۔ اس پر ایسا زمانہ بھی گزرا کہ اس کی وادیاں پُر کر دی گئیں۔ اور ایسا بھی کہ اس کی زمین کو ہموار کر دیا گیا اور اس کے گلی کوچوں اور عمارتوں کو تباہ کر دیا گیا۔ اور اس کے باشندے قتل کر دیئے گئے۔

بیت المقدس عجیب انقلابی دور سے گزرا ہے دنیا میں کوئی دوسرا شہر ایسا نہیں جس نے اتنے انقلابات دیکھے ہوں۔ جب بھی جبر و قہر کی قوتوں نے اس کی طرف قدم بڑھایا تو نہ صرف اس کی تسخیر کی بلکہ اپنی قہرمانیوں سے اس کے آثار تک مٹا ڈالے۔ یہ شہر تیرہ سو سال مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔ اس عرصہ میں تھوڑی مدت کے لیے عیسائیوں کا قبضہ بھی ہوا مگر جلد ہی حاصل کر لیا گیا۔ عیسائیوں نے اس کے لیے نو صلیبی جنگیں لڑیں۔ مورخین کا اندازہ ہے کہ ان جنگوں میں سات لاکھ عیسائی مارے گئے تھے۔ قرآن میں بیت المقدس کے نام سے کہیں اس کا ذکر نہیں ملتا البتہ احادیث اور روایات میں بیت المقدس کا لفظ آیا ہے اور تورات و انجیل میں تو جا بجا اس کا ذکر موجود ہے۔ حافظ سیوطی اپنی تفسیر جلالین میں لکھتے ہیں کہ یہی وہ مقام تھا جہاں خدا نے اپنے فرشتے حضرت جبرئیل ؑ کو حضرت سلیمان ؑ کے پاس بھیجا تھا۔ یوحنا اور زکریا ؑ کو بشارت دی تھی حضرت داؤد ؑ کو مسجد اقصیٰ کا نقشہ دکھایا تھا۔ روئے زمین کے حیوانوں کو آپ کا تابع بنایا تھا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں پیغمبروں نے قربانیاں دیں۔ حضرت عیسیٰ ؑ پنگوڑے میں گویا ہو گئے۔ اور یہیں سے آسمانوں پر اٹھائے گئے۔ اور یہی وہ علاقہ ہے جہاں وہ آسمان سے زمین پر اتریں گے۔ یاجوج ماجوج روئے زمین پر استیلاء حاصل کریں گے۔ اور یہیں خدا ان کو نیست و نابود کر دے گا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں تمام انسان دوبارہ زندہ ہو کر فیصلے کے لیے جمع ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں جلوہ گر ہو گا۔

غرض یہی وہ مقام ہے جو صدہا پیغمبروں کا مولد و مدفن ہے۔ تہذیب عالم کا سرچشمہ ہے اور مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں اور یہودیوں کا بھی مرجع عقیدت ہے

یروشلم کے سرداروں کے نام خط

جنگ یرموک کے بعد مسلمانوں کا لشکر بیت المقدس کی طرف بڑھا۔ اس کے سپہ سالار عمرو بن العاص ؓ تھے۔ انہوں نے بیت المقدس کا محاصرہ کیا تو عیسائی قلعہ بند ہو کر چار ماہ تک لڑتے رہے۔ حضرت ابو عبیدہ ؓ شام کی مہم پر روانہ تھے وہاں سے سیدھے بیت المقدس پہنچے اور محاصرین میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے یروشلم کے سرداروں کو اس مضمون کا خط لکھا:

"صحت اور خوشی ان لوگوں کو ہے جو راہ راست پر چلتے اور اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لاتے ہیں ہم تم سے یہ چاہتے ہیں کہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور جب تم ایمان لاؤ گے تو ہمیں حرام ہے کہ تمہیں ماریں یا تمہارے بال بچوں کو ہاتھ لگائیں۔ اور اگر تم ایمان نہیں لاتے تو ہم کو خراج دو اور ہماری حمایت میں رہنا اختیار کرو۔ اور جو یہ بھی نہیں مانو گے تو میں تمہارے مقابل میں ایسے لوگوں کو لاؤں گا جو اللہ کی راہ میں شہید ہونے کو عزیز رکھتے ہیں۔ اور ہم بغیر فتح کے یہاں سے نہیں ٹلیں گے۔"

عیسائیوں کو جب اپنی شکست کا یقین ہو چلا تو انہوں نے صلح کرنے کی ٹھانی۔ روز مشورہ ہوتا رہا بالآخر یہی طے پایا کہ صلح کر لی جائے۔ چنانچہ سفیر دمشق نے کہلا بھیجا کہ یہ پاک مقام ہے۔ اس کو ہم خلیفۃ المسلمین کے سوا اور کسی کے سپرد نہیں کرونگا۔ وہ خود تشریف لائیں اور صلح نامہ اپنے ہاتھ سے لکھیں۔

چنانچہ حضرت ابو عبیدہ ؓ نے حضرت عمر ؓ کو خط لکھا کہ آپ ؓ فوراً بیت المقدس پہنچیں۔ کیونکہ اس کی فتح آپ ؓ کی آمد پر منحصر ہے۔ حضرت عمر ؓ نے خط پڑھتے ہی خلافت کا کام حضرت عثمان ؓ کے سپرد کیا اور خود بیت المقدس کی طرف چل دیئے۔ وہاں بڑی بے تابی سے آپ ؓ کا انتظار ہو رہا تھا۔ آپ ؓ کے پہنچتے ہی عیسائیوں کا سفیر حاضر ہوا اور کہا کہ ہم آپ ؓ سے صلح کرتے ہیں۔ ہم سے خراج لے کر اپنا باجگزار بنا لیا جائے۔ چنانچہ صلح نامہ لکھا گیا جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

مسلمانوں کی زندگی میں

مساجد کا تعمیری کردار

از: سید شوکت علی صاحب، کراچی

ہمارے مساجد کی موجودہ صورتحال یہ ہے کہ ان میں نمازیوں کی تعداد گھٹ رہی ہے۔ الحمدللہ درس و تدریس اور تبلیغ کا سلسلہ بیشتر مساجد میں کسی حد تک جاری ہے لیکن کوشش یہ ہونی چاہیے کہ مساجد پوری طرح آباد ہو جائیں۔ اور نمازی حضرات قومی زندگی میں اہم کردار ادا کریں۔ اس لیے میری چند تجاویز ہیں علمائے حقانی اور حضرات مشائخ عظام سے پرزور گزارش ہے کہ ان پر غور فرما کر مناسب ہو تو مساجد میں جاری کرنے کی سعی و کوشش فرمائیں۔ عہد نبوی اور گزشتہ زمانوں میں مسلمانوں کی پوری زندگی کا آئینہ تھیں۔ زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا جس پر غور و فکر و تدبر نہ کیا جاتا ہو۔ ہر مسئلہ کا حل باطل قوتوں اور سازشوں کا تدارک سوچا اور اس پر عمل کیا جاتا تھا۔ اونچی سطح پر جہاد و تبلیغ کے لیے جماعتیں مساجد سے روانہ ہوتیں تھیں نچلی سطح پر محلہ علاقہ کے غریبوں، مظلوموں، یتیموں وغیرہ کی ہر ممکن امداد کی جاتی۔ اس لیے عوام الناس کی نظر نمازیوں (مساجد) پر اپنے مسائل کے حل کے متعلق رہتی تھیں۔ موجودہ صورتحال یہ ہے کہ غیر مذہب کی مشنریاں (قادیانی) اور باطل نظریات کے حامل اشخاص مظلوم اور غریب مسلمانوں کی اعانت کر کے ان پر اپنے مذہب یا نظریہ کی عظمت بٹھاتے ہیں۔ اسی طرح کئی مسلمانوں نے مذہب بدل دیا۔ یا اسلام کی عظمت ان کے دلوں سے نکل گئی ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ ہر مسجد میں امدادی کمیٹی ہونی چاہیے۔ تاکہ اپنی مساجد کے تعلق دار لیے افراد کی امداد کر کے غیر اسلام دشمن عناصر کو یہ موقع نہ دیں کہ وہ غریب مظلوم مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالیں۔ یہ جماعت کی تشکیل ایسے ہو سکتی ہے کہ پیش امام صاحب جب کہ ہر جمعہ کا بڑا اجتماع ہوتا ہے اس پر خدمت کے عنوان پر فضائل بیان کر کے ایسے اشخاص کے نام طلب کریں۔ یہ کام مسلسل دو تین جمعہ تک سرانجام دیتے رہیں اس طرح انشاءاللہ تعالیٰ کافی نام آجائیں گے۔

دوسری کمیٹی اصلاحی ہونی چاہیے۔ اس کے قیام سے درس و تدریس علماء کرام اور تبلیغی جماعت کے کام میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ بلکہ نصرت ہوگی۔ جو حضرات مساجد میں نماز کے لیے نہیں آتے ایسے افراد کی لسٹ بنا کر گھر گھر جا کر ان کو اسلام کے اہم رکن کی طرف توجہ دلائیں۔ اس میں محلے کے معزز حضرات اور بزرگ بھی شامل ہونا چاہئیں۔

دیگر یہ کہ کمیٹی کے قیام سے عورتوں تک صحیح دین پہنچنے کا ذریعہ بن سکے گا اور مساجد چوبیس گھنٹے کھلی رہیں گی۔ غیر اسلامی رسموں پر زد پڑے گی۔

اصلاحی کمیٹی یہ جماعت امام صاحب کی سرپرستی میں قائم ہونی چاہیے پیش امام صاحب ان میں ان حضرات کو شامل کر سکتے ہیں (ترغیب دلا کر) جو دین دار، دین کے احکامات سے واقف اور باصلاحیت ہوں۔

مقاصد کارکردگی جو حضرات محلہ میں رہتے ہوں ان کے گھر کی فہرست بنائی جائے اور باقاعدہ ترتیب وار ان سے ملاقات کر کے نماز کی طرف راغب کیا جائے۔ اور گھر والوں میں بھی نماز قائم کرنے کی ترغیب دلائی جائے اور ان کی حاضری پر نظر رکھی جائے۔ اور غیر حاضری کی صورت میں وقتاً فوقتاً ان سے ملاقات کی جائے۔

محلہ میں شادی بیاہ منگنی اور اموات پر جو فرسودہ اور غیر اسلامی رسومات رونما ہوتی ہیں ان کے تدارک کے لیے تقریبات کے مقررہ ایام سے چند دن قبل جماعت کی شکل میں ان حضرات سے ملاقات کریں اور ہر کام شریعت کی روشنی میں سرانجام دینے کی طرف راغب کریں مگر حکمت عملی سے اور جماعت سے کیونکہ انفرادی جرأت نہیں ہوتی۔ اس جماعت میں ان حضرات کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے جو بااثر ہوں تاکہ ان کا اثر بھی پڑے۔

عام طور پر مساجد کے بہت ہی قریب موسیقی ہاؤس ریڈیو ٹی وی وغیرہ کی وجہ سے مسجد کی بے حرمتی اور نمازیوں کی عبادت، درس و تدریس میں کافی خلل واقع ہوتا ہے۔ یہ جماعت ایسے اشخاص کو بھی سمجھا سکتی ہے۔

عورتوں میں اکثر دین سے بے رغبتی اور لاعلمی ہے اور ان کو ایسے مواقع بہت کم ملتے ہیں کہ دین کی صحیح بات ان کو ذہن نشین کرائی جائے۔ اس لیے بزرگان دین، عالم ربانی اور مفتی حضرات کے مشورے سے مساجد کے مدارس یا محلے کے کسی بھی گھر میں ہفتہ میں ایک مرتبہ ان کا اجتماع رکھا جائے اور انہیں دین کے مسائل عقائد اور عبادات باترتیب سمجھائے جائیں۔ تو مفید نتائج رونما ہوں گے۔

مساجد بسا اوقات بند رہتی ہیں میرا مشورہ ہے کہ مساجد چوبیس گھنٹے کھلی رہیں۔ اور ان میں چوبیس گھنٹے اعمال زندہ رہیں۔ اس لیے عابد زاہد افراد کی ترتیب بنائی جائے۔ تاکہ مساجد چوبیس گھنٹے کھلی رہیں جس سے اوروں کو بھی مسجد میں آنے کی اور عبادت کرنے کی ترغیب ملے گی۔ دن کے اوقات میں بھی یہ جماعت اوقات تقسیم کرے تو ایک دوسرے کی اور حاجت مند (دین کی تعلیمات) حضرات کو بھی سکھانے پڑھانے کا موقع مل سکے۔ اور مسجد میں تعلیم اور تعلم عوام الناس میں جاری ہو جائے۔

امدادی کمیٹی یہ کمیٹی پیش امام، متولی اور مسجد کمیٹی کے ممبران مخیر حضرات اور مالدار اشخاص پر مشتمل ہونی چاہیے اور چندہ بھی اسی غرض سے جمع کیا جا سکتا ہے۔

باقی صفحہ 19 پر

لاہور میں فری میسن لاج کی بنیاد مرزا قادیانی نے رکھی

پاکستان میں یہودیوں کے داخلے پر کیوں نہ پابندی عائد کی جائے

رینیڈ، روٹری کلب، لائنز کلب اور زونٹا، فری میسن کی ذیلی تنظیمیں ہیں۔

مشہور راتشں یہودی فیملی جنوبی افریقہ میں سونے کی تمام کانوں کی مالک ہے۔

تحریر۔ جہنیر صوبے خاں صدر پاکستان نیشنل کرسچین لیگ

یہودیوں کی تنظیم بنام "فری میسنری لاج" کا ہیڈ کوارٹر ۹۰ مال روڈ بالمقابل واپڈا ہاؤس لاہور پر واقع تھا جس کی بنیاد غالباً ۱۸۹۰ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے رکھی تھی۔ اس وقت پاکستان میں اس کا گرینڈ ماسٹر کیپٹن کبیر احمد شیخ تھا۔ جو حکومت پنجاب میں ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کے عہدہ پر فائز رہا۔ ایوبی دور میں یہودیوں کی تنظیم ہذا کے خلاف چلائی جانے والی مہم جس میں، میں اور میری پارٹی، سردار محمد صادق (مرحوم) سابق گورنر مشتاق احمد گورمانی کا داماد امان اللہ بھی شامل تھا وہ سول کیس میں ملازم تھے جو لاج کی ممبرشپ سے توبہ کر کے اس مہم میں شامل ہوا تھا۔ ایوب خان نے بھی لاج کا ممبر ہونے کے باوجود اس پر پابندی لگا دی۔ جس کے بعد حکومت نے لاج کی اس بلڈنگ پر قبضہ کر لیا۔ جو آج بھی جاری ہے۔ جبکہ میری پارٹی نے اس بلڈنگ کو مقامی مسیحیوں کا ہیڈ کوارٹر بنانے کا بھرپور مطالبہ کر رکھا تھا۔ اس کے بعد لاج کے ممبران ایک دوسرے کے گھر اجلاس کرتے رہے۔ اور اس کے ایک ممبر گلزار حسن ۹۰ ٹمپل روڈ لاہور نے لاہور ہائیکورٹ میں حکومت کے خلاف کیس دائر کر دیا۔ جس نے یہ کیس جیت لیا۔ اور یہ بلڈنگ لاج کی ملکیت ہی قرار پائی۔ یوں تو ملک یہودیوں اور ان کے ایجنٹوں سے بھرا پڑا ہے۔ جس میں فوجی و سول افسر، صنعت کار، سرمایہ دار اور بڑے بڑے کاروباری لوگ شامل ہیں اور دنیا بھر کے اہم اور بڑے بڑے کاروبار پر یہودیوں کا ہی تسلط ہے جس میں ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹرانسپورٹ، پٹرول، جوتے سازی، اسلحہ سازی، اخبارات اور نیوز ایجنسیوں تک کے یہودی ہی مالک ہیں۔ بی بی سی لندن کے سب سے زیادہ حصے بھارت کی نہرو حکومت نے خرید رکھے ہیں اور بمبئی میں اسرائیل کا باقاعدہ قونصل خانہ ہے جس سے بھارتی حکومت منسلک ہے یعنی یہودی کی "مساد" اور بھارتی "را" ایجنسی ایک ہی ہیں۔ پاکستان میں "فری میسنری لاج" کنٹرولر ہے جس کی ذیلی تنظیم "روٹری کلب" ہے۔ اس کی ذیلی تنظیم "لائنز کلب" ہے اور اس کی ذیلی تنظیم "زونٹا" ہے جو صرف عورتوں کے لئے ہے اور اس میں بڑی بڑی بیگمات شامل ہیں۔ لاج کی ایک شاخ کراچی میں ہے جو "پارسی لاج" کے نام سے موسوم ہے اس کے تمام ممبران پارسی ہیں اسی طرح کوئٹہ میں بھی شاخ ہے جس کا نام "پاک آرمی لاج" ہے جس میں اعلیٰ فوجی افسران اس کے ممبران ہیں۔ ایوب خان بھی اس کا ممبر تھا "فری میسنری لاج" کا اصل ہیڈ کوارٹر لندن (برطانیہ) میں ہے۔ جس کو راتشں چلڈ فیملی ہی کنٹرول کرتی ہے۔ جس نے ترکی میں خلیفہ حمید کی خلافت کو اس بنا پر ختم کر دیا کہ اس نے بھاری رقم کے عوض فلسطین کا علاقہ ان کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا جس پر ان کے آتاترک نے خلیفہ کا تختہ الٹ دیا امریکہ کے کئی صدر یہودیوں نے قتل کئے۔ راتشں فیملی جنوبی افریقہ میں سونے کی تمام کانوں کی مالک ہے جہاں سے روزانہ آٹھ ٹن وزنی سونا اس کو لندن میں مہیا ہوتا ہے افریقہ کا تمام ڈائمنڈ بھی اسی کے قبضے میں ہے۔ یہودیوں نے اپنی خفیہ ایجنسیوں، تنظیموں اور غلاموں سے آزاد اور خود مختار اداروں کو اپنے ایسے جال میں پھنسا رکھا ہے کہ ہر بڑا آدمی ان کا ایجنٹ نظر آتا ہے۔ غرضیکہ یہودی دنیا کے کسی بھی ملک کا ہو ان کی تمام سرگرمیوں کا مرکز ایک ہی ہے۔ یہودیوں کا ایک مقولہ مشہور ہے کہ جو ان کے تابع ہوتے ہیں ان کو اقتدار سونپ دیا جاتا ہے اور جو ان کا حکم نہیں مانتے ان سے اقتدار چھین لیا جاتا ہے یہاں تک کہ آزاد اور خود مختار ممالک کی آزادی اور خود مختاری یہودیوں کو کسی حال میں بھی پسند نہیں آتی۔

امریکی سی آئی اے بھی یہودیوں کی عالمی خفیہ تنظیم ہے اور پاکستان میں اس کی ذیلی تنظیم رینیڈ ہے۔ اور جو ۱۹۵۱ء سے سرگرم عمل ہے۔ فری میسن لاج اور رینیڈ وغیرہ میں بھی اعلیٰ فوجی و سول افسر سیاسی و سماجی اور مذہبی جماعتوں کے رہنما اور فلاحی اداروں کے علاوہ بڑے بڑے کاروباری لوگ شامل ہیں۔ چاہے وہ کسی بھی مذہب یا فرقہ یا شعبہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ ان ایجنسیوں میں اسرائیل کی "موساد"، روس کی "کے جی بی"، بھارت کی "را" اور افغانستان کی "خاد" ایجنسی بھی شامل ہیں اور یہودیوں کی ان تمام ایجنسیوں کا مقصد اور موقف ایک ہی ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم نواز شریف کہوٹہ پلانٹ بند کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جس کی امریکی یہودی لابی سولارز نے پاکستان کی اقتصادی امداد بند کر دی ہے۔ اور یہودی خفیہ تنظیموں اور ان کے حامیوں کی ایجنٹ تنظیموں نے نواز حکومت کے خلاف تخریب کاری اور دہشت گردی کی مہم شروع کر دی ظاہر ہے کہ سینیٹ کے چیئرمین وسیم سجاد کے علاوہ مزید جتنے وفد بھی اس مقصد کے لئے امریکہ بھیجے جائیں گے ناکام ہی واپس آئیں گے۔ کیونکہ امریکی بش انتظامیہ کی یہودی لابی کہوٹہ پلانٹ بند کرنے کے سوا کوئی دوسری شرط تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے۔ اس لئے اس کا واحد حل یہی ہے کہ منت سماجت کے تمام راستے بند کر دیئے جائیں اور پاکستان سے تمام یہودیوں کو فوراً ملک بدر کر دیا جائے اور آئندہ ان کے داخلے پر پابندی لگائی جائے۔ چاہے یہودی امریکہ روس یا کسی بھی مغربی ملک سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور پاکستان میں کسی بھی تنظیم، فلاحی ادارے یا کاروباری اداروں، مذہب یا فرقوں یا ملک کے سفارتخانوں میں مقیم ہوں۔ اور ان کے ایجنٹوں کے خلاف سخت نوٹس لیا جائے۔ کتنی ستم ظریفی ہے کہ آزاد اور خود مختار وطن عزیز پاکستان کی بقا اور سلامتی کے تحفظ کے لئے وطن دشمن تنظیموں کے خلاف ایسا کوئی موثر ادارہ نہیں بنایا گیا جو غیر ملکی

باقی صـ۱۷ـ پر

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری

ایک استفتاء کا جواب

از: حضرت مولانا ذاکر اللہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

کیا فرماتے ہیں علماء دین ذیل کے مسئلے کے بارے میں کہ ایک امام مسجد امام مہدی کا دعویٰ کر رہا ہے جس کا ثبوت منسلک کتاب استفتاء ساتھ منسلک ہے اب دریافت امر یہ ہے کہ اس امام کے پیچھے نماز شرعاً جائز ہے کہ نہیں اور ان پر شرعاً کیا حکم ہے بینوا و توجروا۔

المستفتی اتحاد علماء کونسل۔ علی اکبر شاہ گوٹھ

سو کوارٹر کورنگی۔ کراچی

الجواب باسمہ تعالیٰ:

بصورت مسئولہ اگر امام مسجد کا واقعۃً یہی دعویٰ ہے اور یقینی طور پر وہ ان غلط عقائد اور فاسد نظریات کا حامل ہے جن کی وضاحت استفتاء کے ساتھ ملحق کتابچے ابو مدعی کی طرف بعنوان "سید عتیق الرحمٰن کا تعارف" شائع ہے، میں جا بجا کی گئی ہے۔ مدعی نے اپنے دعوے کو قابل اعتبار کرنے کے ناپاک عزم کی تکمیل کے خاطر ترمذی، ابوداؤد اور دوسری کتب حدیث کی روایات کو پیش کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے جو کسی طرح بھی مدعی کے لئے فائدہ مند ثابت نہیں ہو رہیں۔ ذیل کی سطور میں ہم ان چند روایات کو زیب قرطاس لاتے ہیں، جن سے ذی شعور اہل ایمان پر مسئلہ کی صحیح صورت حال واضح ہو گی اور گمراہ کرنے والوں کے عزم فاسد سے آگاہی بھی ہو گی۔

(۱) ظہور مہدی کا عقیدہ امت مسلمہ کا متفقہ اور اجماعی عقیدہ ہے۔ اہل علم نے ہر زمانے میں اس موضوع پر کثیر تعداد میں کتب تحریر فرمائی ہیں اور جمہور ائمہ فقہ و حدیث نے اس موضوع پر وارد احادیث کو کثرت کی بنا پر حد تواتر کا حکم لگایا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ ظہور مہدی کا عقیدہ اہل سنت والجماعت کے مذہب اور اہل علم کے مقرر کردہ عقیدے کے مطابق ماننا ایک وجوبی عقیدہ ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے مشکوٰۃ المصابیح کی مشہور شرح التعلیق الصبیح میں اس مسئلہ پر طویل کلام کرنے اور مختلف احادیث کو تطبیق دینے کے بعد تحریر فرمایا ہے

وبالجملۃ ان الاحادیث ظہور المہدی قد بلغت فی الکثرۃ حد التواتر وقد تلقاہا الامۃ بالقبول فیجب اعتقادہ ولا یسوغ ردہ وانکارہ کما ذکرہ المتکلمون فی العقائد الاذہانیۃ التی یجب اعتقادہا علی المسلم الخ

صفحہ ۱۹۰ ج ۶۔ التعلیق الصبیح

ترجمہ: خلاصہ یہ کہ ظہور مہدی کی احادیث اپنی کثرت کے حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں امت نے ان احادیث کو قبول کیا ہے حضرت مہدی کی تشریف آوری کے بارے میں اعتقاد رکھنا واجب ہے جس کے انکار اور رد کی گنجائش نہیں یہی بات متکلمین عقائد کے سلسلے میں ذکر کر چکے ہیں لہٰذا اس عقیدہ پر ایمان رکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

آگے مزید محمد بن احمد السفارینی النابلسی کے اسی مفہوم کے بیان اہل سنت والجماعت کے موقف کی ترجمانی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

وقال السفارینی: وقد کثرت الروایات بخروج المہدی حتی بلغت حد التواتر المعنوی وشاع ذالک بین علماء اہل السنۃ حتی عد من معتقداتہم انتہی ثم قال: فالایمان بخروج المہدی واجب کما ہو عند اہل العلم ومدون فی عقائد اہل السنۃ والجماعۃ الخ

(صفحہ ۸۰ ج ۳۔ شرح عقیدہ السفارینیہ التعلیق الصبیح صفحہ ۱۹۵ ج ۶)

علامہ سفارینی فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی (علیہ الرضوان) کی تشریف آوری کے بارے میں روایات اس کثرت سے نقل کی گئی ہیں کہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں اور یہ روایات علماء میں معروف ہو چکی ہیں یہاں تک کہ یہ مسئلہ عقیدہ بن چکا ہے پھر امام سفارینی فرماتے ہیں کہ مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری کے بارے میں ایمان رکھنا واجب ہے جیسا کہ یہ اہل السنۃ والجماعت اور جمہور علماء کا مسلک ہے۔

معلوم ہوا کہ مہدی اس شخص کو ہی مانا جا سکتا ہے جو اہل سنت والجماعت کے ارشادات نبوی کی روشنی میں مقرر کردہ عقائد کے مطابق ہو۔

چنانچہ اس موضوع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات پر نظر کرنے سے یہ بات بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہ صرف قرب قیامت کے وقت امت مسلمہ کے عروج اور انہیں لادینی قوتوں کے استبداد و ظلم سے نجات دلانے اور دین کی اشاعت و ترویج کے لئے ایک فرد مومن کے کھڑے ہونے کی خبر دی ہے۔

بلکہ اپنے پاک فرمودات کے ذریعے اس مسئلہ کو اتنا واضح فرما دیا ہے کہ اب اس میں کسی کو شک و شبہ کی گنجائش بھی باقی نہ رہی اور یہ سب کچھ اس مقصد کے تحت فرمایا تاکہ کسی کذاب کو مہدیت کے جھوٹے دعوے کی ہمت نہ ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کی تعریف اور ان کی متعدد علامات احادیث میں بیان فرما دی ہیں۔ اور ایسی نشانیوں کی وضاحت فرما دی ہے جس سے کھرے اور کھوٹے کا فرق واضح طور پر سامنے آتا ہے۔

چنانچہ سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی روایت ہے۔

عن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم قال زائدۃ فی حدیثہ لطول اللہ ذالک الیوم ثم اتفقوا حتی یبعث فیہ رجلا منی او من اھل بیتی یواطئی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی الخ

(سنن ابی داؤد صفحہ ۵۸۸ کتاب المہدی)

وکذا فی روایۃ نقلہ الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی فی معجم الکبیر فقال

وعن عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یذھب الدنیا حتی یبعث اللہ رجلا من اھل بیتی یواطئی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی او کما قال

(المعجم الکبیر ص ۱۳۳ ج ۱۰)

وفی معنا ما ذکر الامام الترمذی ایضاً و قال ھذا حدیث حسن صحیح الا انہ ما ذکر واسم ابیہ اسم ابی (ص ۴۶ ج ۲ ترمذی کتاب الفتن)

تینوں روایات کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ مہدی کی آمد شرعاً ایک امر یقینی ہے مہدی محمد کے نام سے موسوم ہوں گے اور ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ اس قسم کی روایات حدیث کی دوسری کتب میں بکثرت موجود ہیں۔

نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات سے مہدی کا وقت ظہور، طریقۂ ظہور، طرز حکومت اور مدت حکومت کی طرف واضح الفاظ میں اشارات موجود ہیں

چنانچہ سنن ابی داؤد میں حضرت ام سلمہ کی روایت مذکور ہے۔

عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون اختلاف عند موت خلیفۃ فیخرج رجل من اھل المدینۃ ھاربا الی مکۃ فیاتیہ ناس من اھل مکۃ فیخرجونہ وھو کارہ فیبایعونہ بین الرکن والمقام الی ان قال!

فیقسم المال ویعمل فی الناس بسنۃ نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم ویلقی الاسلام بجرانہ الی الارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون قال ابوداؤد وقال بعضھم عن ھشام تسع سنین وقال بعضھم سبع سنین الخ او کما قال (سنن ابی داؤد ص ۵۸۹ کتاب المہدی)

درج بالا حدیث سے اس بات کی نشاندہی صاف طور پر ہوتی ہے کہ مہدی اہل مدینہ میں ہوں گے وہاں سے نکلیں گے خلافت کو اپنی ذات کی خاطر چاہنے والے نہ ہوں گے بلکہ لوگ انہیں بیعت کرنے پر مجبور کریں گے۔ اور بیعت کا سلسلہ رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان شروع ہوگا۔ لوگوں میں مال و دولت تقسیم کریں گے۔ لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا پابند بنانے کی جدوجہد کریں گے۔ ان کا یہ دور حکومت سات یا نو سال (باختلاف روایات) باقی رہے گا۔ اور ایک روایت کے مطابق انتقال کرنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی نماز جنازہ پڑھانے والے ہوں گے۔

نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت مروی ہے:

قال علی رضی اللہ عنہ ونظر الی ابنہ حسن فقال ان ابنی ھذا سید کما سماہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسیخرج من صلبہ رجل یسمی باسم نبیکم یشبہہ فی الخلق ولا یشبہہ فی الخلق

(سنن ابی داؤد ص ۵۸۹ کتاب المہدی)

حدیث مذکور میں اس بات کی تصریح ہے کہ مہدی آل حسن میں سے ہوں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سیرت میں مشابہ ہوں گے۔ صورت میں نہیں۔

ان تمام روایات سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ مہدی وہی شخص بن سکتا ہے جس میں یہ تمام علامات موجود ہوں۔ ان روایات سے نہ صرف روافض کے مفروضہ عقیدہ مہدی کا ابطال ہو جاتا ہے۔

بلکہ ہر اس مدعی مہدویت کے دعوے کا ابطال ہو جاتا ہے جو اہلسنت کے اجماعی موقف کے خلاف ہو۔

گویا یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ مسجد کے امام مذکور کا دعویٰ، صریح اور متواتر ارشادات نبوی اور اکابر امت کے اجماع کے خلاف ہونے کی بنا پر باطل اور بے بنیاد ہے۔

نیز مہدی سے قبل کسی اور مہدی کی آمد کی بھی شریعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی اصطلاحی تصور نہیں ہے گویا پھر تا دیل امام مذکور کا یہ دعویٰ غلط ہے اور ایسا شخص گمراہ اور فاسد العقیدہ ہونے کی وجہ سے قابل امامت نہیں کسی طور سے بھی اس کی اقتداء میں نماز صحیح نہ ہوگی۔ امت مسلمہ کو اس قسم کے عقائد رکھنے والے لوگوں سے دور رہنا چاہیے جب تک وہ اپنے اس باطل عقیدے سے تائب نہ ہو اور واضح الفاظ میں اپنے اس دعوے سے بری الذمہ ہونے کا اعلان نہ کردے۔

نیز ایسے موقع پر حکومت وقت کی بھی ذمہ داری ہے کہ امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت کی خاطر اس قسم کے جھوٹے مہدی کو فوراً گرفتار کرکے اس سے توبہ اور رجوع کرائے اگر توبہ کرلی تو فبہا ورنہ اسے کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑے اور اسے ایسے عبرتناک انجام سے ہمکنار کرے جو آنے والی نسلوں کے لئے بھی مقام عبرت ہو تاکہ مستقبل میں کوئی اس قسم کے قدم اٹھانے کی جسارت نہ کرے۔

کتبہ: ذکر اللہ غفرلہٗ
دار الافتاء جامعہ اسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

الجواب صحیح
(حضرت مولانا مفتی) نظام الدین۔

الجواب صحیح
(حضرت مولانا مفتی) عبدالسلام عفی اللہ عنہ

الجواب صحیح
(حضرت مولانا) محمد ولی

الجواب صحیح
(حضرت مولانا) ابوبکر سعید الرحمٰن

بقیہ: لاہور میں فری میسن لاج

ایجنٹوں کی سرکوبی کرے۔

لہٰذا ان حالات کے پیش نظر ہم پاکستان کی قومی اسمبلی اور سینیٹ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ پاکستان میں یہودیوں کے داخلے پر پابندی عائد کرنے کا فوری قانون بنائیں۔

اہلِ وطن کیلئے دعوتِ غور و فکر

قاضی محمد زاہد الحسینی ۔ پی ای ایس I (ریٹائرڈ)

آخری قسط

(فائدہ) بہائی اور بابی وہ لوگ ہیں جو بہاءُ اللہ کو نبی اور رسول مانتے ہیں۔ یہ فرقہ ایران میں پیدا ہوا مگر وہاں ان کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا پاکستان میں یہ بھی پائے جاتے ہیں۔

مغالطہ! قادیانیوں نے روز اول سے ان کی تکفیر کے مسئلہ کو علماء کرام کا ایک مشغلہ قرار دیا ہے۔ عام لوگوں کو وہ یہی تاثر دیتے ہیں کہ عام مسلمان اور لکھے پڑھے مسلمان تو ہم کو مسلمان سمجھتے ہیں مگر یہ چند مولوی حضرات ہم کو کافر کہتے ہیں۔ اس مغالطہ کا جواب یہ ہے کہ تمام عالمِ اسلامی قادیانیوں کو کافر سمجھتا ہے کسی مسلمان نے آج تک ان کو مسلمان نہیں سمجھا اور نہ ہی سمجھ سکتا ہے۔ محسنِ ملتِ اسلامیہ فلسفی دنیائے اسلام عاشقِ سید المرسلین فدائے ختم الانبیاء علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں کے متعلق جو فیصلہ فرمایا اس کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔

الف:۔ قادیانی جماعت کا مقصد پیغمبر عرب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہندوستانی پیغمبر کی امت تیار کرنا ہے۔

ب:۔ پنڈت نہرو اور قادیانی دونوں مختلف وجوہ کی بنا پر مسلمانانِ ہند کے مذہبی اور سیاسی استحکام کو پسند نہیں کرتے ہیں۔

ج:۔ ملتِ اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گذرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔ (فیضانِ اقبال ص ۳۲۴)

مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کیا اور اس دلیری کے ساتھ کیا کہ قرآن مجید کی جن آیات سے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت بالکل واضح ہوتی ہے ان کو اپنے اوپر چسپاں کر لیا جیسا کہ اس کی کتابوں میں تفصیل سے موجود ہے۔ اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ قادیانی مرزا غلام احمد کو نبی اور رسول مانتے ہیں۔ ان کے ہاں مرزا قادیانی کی نبوت بھی از روئے قرآن مجید ثابت ہے بالفاظ دیگر جس آیت میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت بطور اسم گرامی احمد ہے اس کو بھی مرزا نے اپنے اوپر چسپاں کر رکھا ہے جیسا کہ حوالہ پہلے دیا جا چکا ہے قادیانیوں کے ہاں ان انبیاء کی فہرست جن کا نام نامی قرآن مجید میں آیا ہے۔ مندرجہ ذیل ہے۔

حضرت آدم۔ نوح۔ ابراہیم۔ لوط۔ اسماعیل۔ یعقوب۔ یوسف۔ ہود۔ صالح۔ شعیب۔ موسیٰ۔ ہارون۔ داؤد۔ سلیمان۔ الیاس۔ یونس۔ ذوالکفل۔ الیسع۔ ادریس۔ ایوب۔ زکریا۔ یحییٰ۔ لقمان۔ عزیر۔ ذوالقرنین علیہم السلام۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام (رسالہ دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ بحوالہ چٹان لاہور مورخہ ۳ مئی ۱۹۶۲ء)

اس لئے قادیانیوں کے ہاں مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے اگر کوئی آدمی سید دو عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو نبی اور رسول مان لے مگر مرزا کو نہ مانے اگرچہ اس کو اس کا پتہ بھی نہ ہو تو وہ قادیانیوں کے ہاں مسلمان نہیں ہو سکتا اس کی شہادت میں ملک فیروز خان صاحب نون (مرحوم) سابق وزیر اعظم پاکستان کا ایک بیان درج ذیل ہے۔

ایک شخص نے انگلینڈ میں اسلام قبول کیا اس وقت ایک احمدی قادیانی مبلغ ان سے ملنے گئے اور کہا جب تک آپ مرزا غلام کو نبی تسلیم نہیں کریں گے۔ آپ مسلمان نہیں بن سکیں گے اس شخص نے جواب دیا میں نے تو اسلام اس لئے قبول کیا تھا کہ اس میں فرقے نہیں ہیں۔ لیکن چونکہ فرقہ بندی آپ کے ہاں بھی ہے اس لئے میں عیسائی ہی بھلا۔ (کتاب چشم دید از فیروز خان نون مطبوعہ فیروز سنز ص ۱۱)

تو جب مرزا قادیانی کو یہ لوگ نبی مانتے ہیں تو لامحالہ ایک علیحدہ امت بن گئی یہی وجہ ہے کہ امت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ کسی بھی سطح پر اتفاق نہیں کرتے۔

ایک سوال اور اس کا جواب

قادیانیوں کی طرف سے عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ بانیٔ پاکستان حضرت قائد اعظم محمد علی جناح نے قادیانیوں کو ساتھ ملایا اور ان پر اعتماد کرتے ہوئے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی کو مقرر فرمایا مگر اس کو ظفر اللہ کے اسلام یا قادیانیوں کے اسلام کی دلیل نہیں کہا جا سکتا۔ جبکہ آپ خود مانتے ہیں کہ یہ سیاسی اتحاد تھا جیسا کہ الفضل ۱۷ مئی ۴۷ء کے ایڈیٹوریل میں تصریح ہے کہ یہ اتحاد سیاسی تھا اور یہ سیاسی اتحاد دوسرے غیر مسلموں کے ساتھ بھی کیا گیا سب جانتے ہیں کہ پاکستان کا پہلا وزیر قانون سر جوگندر ناتھ منڈل تھا تو کیا اس سے یہ دلیل لی جا سکتی ہے کہ قائد اعظم کے نزدیک منڈل بھی مسلمان تھا۔ یا یحییٰ خان کے دور میں تو وزیر قانون بھی کارنیلس تھا جو اسلامی قانون بنا رہا تھا۔ محترم قائد عوام کے ایک ہی نعرۂ حق نے مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا۔ میرے خیال میں کارنیلس

سمجھدار۔ مدبر۔ ماہر قانون ہے جس نے اس حقیقت کو تسلیم کرلیا کہ ایک عیسائی کس طرح اسلامی قانون کی تدوین کرسکتا ہے کاش یہ فکر قادیانیوں میں پیدا ہوجائے اور وہ از خود اپنے دل کی بات پر عمل کرتے ہوئے مسلمانوں سے علیحدگی کا اعلان واضح طور پر کردیں۔

مسلمان بھائیوں کی خدمت میں دردمندانہ درخواست!

(۱) اس میں شک نہیں کہ آپ سب بھائیوں اور بہنوں کے دل میں اسلام سے عقیدت اور سید دو عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت ہے آپ اگر مرزائیوں اور قادیانیوں کے بارہ میں کسی شک میں مبتلا ہیں تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپ کو ان کے عقائد اور لٹریچر سے واقفیت نہیں اس لئے ضروری ہے کہ آپ قادیانی مذہب کتاب کا مطالعہ کریں بلکہ جس بستی میں یہ مذہب موجود ہو وہاں کے ائمہ مساجد روزانہ اس کتاب کا کم از کم ایک صفحہ نمازیوں کو سنادیا کریں۔ یہ کتاب پروفیسر محمد الیاس صاحب برنی کی مرتبہ ہے اس میں انہوں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا بلکہ مرزا قادیانی اور قادیانیوں کی کتاب سے اس مذہب کا پورا نقشہ پیش کیا ہے۔

(۲) قادیانیوں کے عقائد سمجھنے اور سمجھانے اور عام مسلمانوں تک پہنچانے کے لئے کسی قسم کا ضعف یا خطرہ محسوس نہ کریں پاکستان اسلامی ملک ہے۔ اس میں اگر اقلیتی فرقوں کو اپنے عقائد اور نظریات کی اشاعت کا حق مل سکتا ہے تو اکثریت کو کوئی محروم نہیں رکھ سکتا۔ مگر اتنی بات عرض ہے کہ تحریر و تقریر میں قانون سے باہر قدم نہ رکھا جائے یہ وطن ہمارا اپنا وطن ہے۔ ہم اس کے محافظ ہیں۔ اس میں کسی قسم کا غلط عمل اسلامی ملک کیلئے مضر مفید ہے۔

(۳) قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے اپنے اپنے حلقہ کے ممبران صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی کو توجہ دلاتے رہیں کہ وہ آئینی جد وجہد جاری رکھیں۔

ارباب اقتدار سے

آپ حضرات کو عظیم وطن اور اس وطن میں اقتدار کی کرسی اور اس کی عزت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات سے عطا ہوئی ہے ہمیں پورا یقین ہے کہ آپ حضرات کے دل میں ہم سے زیادہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت ہے اور آپ کے دل محبت نبوی سے سرشار ہیں۔ اس مملکت کی ملکی حدود کا تحفظ جس طرح ضروری ہے اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ ملی اور دینی حدود کا تحفظ ضروری ہے۔ اگر آپ حضرات اس دینی اور ملی مسئلہ کو آئینی شکل سے حل کردیں گے۔ تو اس کے لئے آپ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمادیگا۔ آخر بہائی مذہب ایران میں پیدا ہوا اور ایرانی لوگوں کو شکار کیا مگر ایران ہی میں اس مذہب کو خلاف قانون قرار دیا ایران میں جب کہ بہائیوں کی تعداد سات لاکھ تھی اس فرقہ کو ختم کردیا۔ بحوالہ تعمیر راولپنڈی ۱۹ مئی ۱۹۵۵ء ڈاکٹر ایران کے وزیر داخلہ اسد اللہ نے ایرانی پارلیمنٹ میں یہ کہا کہ حکومت بہائی فرقہ کو ختم کرنے کا فیصلہ کرچکی ہے۔

آپ حضرات اگر مرزائیوں کو خلاف قانون قرار دیدیں گے۔ تو تمام امت محمدیہ پر آپ کا احسان ہوگا۔ واللہ الموفق جب آپ کے نزدیک اقلیت کے حقوق کا تحفظ ضروری ہے تو اس اکثریت کے جائز حقوق کا بھی تحفظ فرمائیے جن کے ووٹوں سے آپ کو اقتدار ملا۔ ختم شد

بقیہ: مساجد کی تعمیر

مقاصد محلے کے حاجت مند لوگوں کا محلے میں رہنے والوں پر خاص حق ہے۔ کیونکہ اہل محلہ ہی ان کے حالات سے زیادہ واقف ہوتے ہیں جنہیں یہ بخوبی جانتے ہیں۔ جن میں بیوگان، یتیم لاوارث، عیالدار غریب، مقروض دیگر بوجہ غربت ہونے کی وجہ سے تیمارداری نہ کرسکتے ہوں ان کی باقاعدہ لسٹ بنائی جائے۔ اور ان کی مالی امداد میں بھرپور کوشش کی جائے۔ اس امداد میں ان اشخاص کو بھی شامل کرلینا چاہیے جو بے روزگار ہوں۔ جھوٹے مقدمات میں ملوث ہوں یا ناجائز روزگار میں پھنس گئے ہوں۔ ان کی ہر قسم کی قانونی چارہ جوئی کرنے کے لیے ہر قسم کی امداد کرنا چاہیے۔

اس جماعت میں شامل وکلاء افسران، ثروت مند لوگ جیسے بھی اہل محلہ کی امداد کریں اور اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے ظالموں کے ظلم اور محلہ کے شریر بدمعاش اشخاص کی اذیت سے ان کو نجات دلائیں وکلاء قانونی چارہ جوئی کریں اور جو افراد جھوٹے مقدمات میں ملوث ہوچکے ہوں ان کی ہر ممکن امداد فرماکر نجات دلائیں۔ اس کمیٹی میں شامل حکماء، ڈاکٹر، مالدار حضرات ان بیماروں کی تیمارداری کریں جو محلے میں بہت غریب ہیں۔ اپنے علاج معالجہ کے لیے رقم خرچ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

شانِ بے نیازی

ایک دفعہ بحرین سے خراج کا مال آیا اور مسجد نبوی میں سونے کے ڈھیر لگ گئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے مسجد میں تشریف لائے۔ تو آپ نے اس مال کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ نماز سے فارغ ہوئے تو مال تقسیم کرنے بیٹھ گئے۔ تمام مال مستحقین میں تقسیم فرمادیا۔ اور خود خالی ہاتھ اٹھ کر گھر تشریف لے گئے۔

دلرام کوثری نے کیا خوب کہا ہے:

قدموں میں ڈھیر اشرفیوں کا لگا ہوا — اور تین دن سے پیٹ پہ پتھر بندھا ہوا

ازہرنے قادیانیت کی رد میں نہایت اہم دستاویز شائع کردی ہے۔ ادارہ نشر الثقافۃ الاسلامیہ مجمع بحوث اسلامیہ ازہر نے حال ہی میں قادیانیوں کے خلاف ایک تحقیقی دستاویز شائع کی ہے جس کا عنوان ہے۔ ”موقف الامۃ الاسلامیہ من القادیانیۃ“

قادیانیوں کے خلاف ایک تاریخی دستاویز ہے جس کو قومی اسمبلی پاکستان نے متفقہ طور پر قبول کیا ہے اور اسی دستاویز کی روشنی میں قومی اسمبلی پاکستان نے قادیانیوں کے خلاف غیر مسلم اقلیت ہونے کا (تاریخی) فیصلہ دیا۔

■ الأزهر يصدر وثيقة هامة تدين القاديانية

محاولات لانشاء وطن قومي للقاديانية في كشمير

مراكز قاديانية في العراق واسرائيل

اصدرت ادارة نشر الثقافة الاسلامية بمجمع البحوث الاسلامية بالأزهر.. وثيقة بعنوان "موقف الامة الاسلامية من القاديانية" وهي وثيقة تاريخية ضد القاديانية اتفق على قبولها اعضاء مجلس الامة في الباكستان وعلى ضوئها اصدر مجلس الامة الباكستاني قرارا باعتبار القاديانية اقلية غير مسلمة.

واشارت مصادر مجمع البحوث الاسلامية بالقاهرة.. ان الوثيقة قام بوضعها مجموعة من علماء الاسلام في الباكستان باللغة الاردية.. وقد ترجمها الى اللغة العربية الدكتور عبدالرازق اسكندر المدرس بالمدرسة العربية الاسلامية في الباكستان.

العالم الاسلامي الصادر في ربيع الاول عام ١٣٩٤ هجرية بشأن اعلان كفر القاديانيين.. ووضعته بأنه إجماع الامة الاسلامية على تكفير هذه النحلة.

تجسس قادياني لصالح اسرائيل

واوضحت الوثيقة ان الصهيونية العالمية تستخدم إتباع النحلة القاديانية للتجسس لحساب اسرائيل في افريقيا.. ولهم مراكز تجسس في لاجوس وفرى تاون وموريشيوس واديس ابابا.

تنظيم سياسي لا ديني

واكدت الوثيقة ان القاديانية تنظيم سياسي وليست تنظيما دينيا.. وان أتباع هذه النحلة يتلحفون برداء الدين والدعوة.. في حين ان لهم مخططات سياسية منظمة وان من اهدافها انشاء دولة قاديانية عن طريق محاولة الاستيلاء على الحكم باى وسيلة.. وان باكستان هي هدفهم الأول.. واذا لم يتمكنوا من إعلان دولتهم في باكستان.. فان كشمير هي الوطن القومي للقاديانيين.

واشارت الوثيقة ان النحلة القاديانية قد أنشأت نظاما عسكريا باسم "خدام الاحمدية".. وان كشمير هي حلمهم في اقامة وطنهم القومي.. وان هناك اتصالات بين الهندوس والقاديانيين من أجل ذلك.. لذا فإن هجرات قاديانية مكثفة قد تمت الى كشمير.. وانه قد تم تنظيم العديد من الفرق العسكرية القاديانية التى يطلق عليها اسم "كتائب الفرقان".

وطالبت الوثيقة الامة الاسلامية ان تحذو حذو باكستان في اتخاذ القرار باعتبار القاديانية اقلية غير مسلمة.. وبالحظر على أنشطتها الضالة في ديار المسلمين وبلدان الاقليات المسلمة. واحكام الرقابة على حركاتها المشبوهة الهدامة.

وتضمنت الوثيقة ايضا.. رجاء الى علماء الاسلام والجمعيات والمنظمات الاسلامية في العالم ان يقوموا باعلان كفر هذه الطائفة وخروجها عن الاسلام.. وعدم التزويج منهم وعدم دفنهم في مقابر المسلمين.. ومعاملتهم كاقلية غير مسلمة.. وبحصر نشاط النحلة القاديانية في مراكزها التى يمارسون فيها نشاطهم.. وكشفهم لعامة المسلمين حتى لا يقعوا في حبائلهم.. ومطالبة الحكومات الاسلامية بمنع نشاطهم.

ختم النبوة

وجاء في الوثيقة: من مبادىء الاسلام — بعد الايمان بالتوحيد والبعث بعد الموت — أن محمدا صلى الله عليه وسلم قد ختم الله به النبوة.. وان لا نبي بعده وان لا وحى بعده.. ولا الهام يكون حجة شرعية.. وهذه العقيدة المعروفة بعقيدة ختم النبوة في الاسلام.. واعتبرتها الامة الاسلامية من عصر النبي صلى الله عليه وسلم الى يومنا هذا.. جزءا من الايمان من غير أدنى خلاف.. والعشرات من الآيات القرآنية والمئات من الاحاديث النبوية عليها شاهدة.. وهذه المسألة قطعية.

وقالت الوثيقة: وبالجملة فإن الامة الاسلامية في قراراتها الرسمية وأحكامها الفقهية وفتاواها الاجماعية.. وعلى هذا فإن كل من ادعى النبوة بعد محمد صلى الله عليه وسلم.. فهو كافر وخارج عن دائرة الاسلام هو ومن تبعه.. وسواء في ذلك من ينكر ختم النبوة صراحة أو من يقول بجواز مجيء الأنبياء الصغار.. أو بجواز النبوة الظلية في هذه الأمة.

إهانة الأماكن المقدسة

وتضمنت الوثيقة: لقد أساء القاديانيون الى الحرمين الشريفين.. وقدسوا "قاديان" وبالغوا في تقديسها.. كما أساءوا الى الأنبياء عليهم السلام والصحابة رضوان الله عليهم.. ولقبوا "الميرزا" بالنبي والرسول.. ولقبوا مريديه بالصحابة.. وأطلقوا على "قاديان" أرض الحرم وام القرى وسموا مؤتمرهم السنوى حجا!!

وقالت الوثيقة: لقد أجمعت الامة الاسلامية على ان اتباع المذهب القادياني كفرة.. خارجون عن دائرة الاسلام.. وان الفتاوى التى صدرت في العالم الاسلامي بتكفير القاديانيين واخراجهم عن دائرة الاسلام.. يصعب إحصاؤها.

وتناولت الوثيقة العديد من الفتاوى التى صدرت في بلدان العالم الاسلامي باعتبار النحلة القاديانية فئة خارجة عن الاسلام.. كما اشارت الى قرار رابطة ■

قادیانیوں کی ملک دشمنی عیاں ہو گئی۔

بیرونِ ملک اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث قادیانی گروہ کا انکشاف

قادیانی پیشوا سمیت گروہ کے ۹ افراد گرفتار وہ ایک ہزار سے زائد افراد کو بیرون ملک بھجوا چکا ہے۔

اخبارِ ختمِ نبوت

وفاقی تحقیقاتی ادارے (ایف آئی اے) نے غیر قانونی ترک وطن پاکستان دشمن پروپیگنڈے اور جعلی ادویات کے کاروبار میں ملوث ایک قادیانی گروہ کا پتہ چلایا ہے اور اس سلسلہ میں نو افراد کو گرفتار کر لیا ہے ایف آئی اے کے ذرائع نے اے پی پی کو بتایا کہ سات افراد کو پشاور سے جاری کئے گئے جعلی سرکاری پاسپورٹوں پر بیرون ملک فرار ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کراچی ایئر پورٹ پر گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار شدہ افراد نے جنہیں بعد میں پشاور منتقل کیا گیا پوچھ گچھ کے بعد انکشاف کیا کہ انہوں نے یہ جعلی سرکاری پاسپورٹ ظہور احمد اور منظور سے حاصل کئے تھے۔ جو قادیانی ہیں اور گزشتہ دو سال سے اس کاروبار میں مصروف ہیں۔ ایف آئی اے کے حکام نے پشاور پولیس کی مدد سے ظہور احمد کے مکان پر چھاپہ مارا اور اسے اور اس کے بیٹے منظور احمد کو گرفتار کر لیا اور اس کے قبضے سے جعلی دستاویزات ڈاک کے ٹکٹ پاکستان دشمن لٹریچر اور جعلی ادویات کی تیاری میں استعمال کیا جانے والا سامان برآمد کر لیا۔ یہ قادیانی گروہ بیرون ملکوں میں اپنے مذہب کے مقاصد کی تبلیغ اور دوران پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کرنے کے لئے ایک ہزار سے زائد افراد پہلے ہی غیر قانونی طور پر امریکہ، برطانیہ جرمنی اور بیلجیم کو بھیج چکا ہے۔ ایف آئی اے کو اس گروہ کے پاس غیر ملکی اداروں کا لٹریچر اور ان کے ساتھ ایسی خط و کتابت بھی ملی ہے جس میں اس گروہ کی طرف سے حکومت اور اسلام کے بارے میں سخت الفاظ میں شکایات کی گئی ہے گروہ کے سرغنہ ظہور احمد کے دوسرے ملکوں میں مضبوط تعلقات بھی ہیں۔ جہاں اس نے غیر قانونی تارکین وطن کو آباد کرانے میں بھی مدد کی ہے ظہور احمد کے ۸ بیٹے ہیں جن میں سے ایک کے پاس افغانستان کی میڈیکل ڈگری ہے اور وہ بیلجیم فرار ہو چکا ہے جبکہ اس کے دوسرے چار بھائی غیر قانونی تارکین وطن کی آباد کاری میں مصروف ہیں۔ ایف آئی اے کے حکام کو مختلف بینکوں کے جعلی ٹکٹ اور امریکن ایکسپریس ٹریول سروس کے کیش میمو بھی ملے ہیں۔ انہوں نے کسی غیر ملکی ادارے کے نام خط کو بھی اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ جس میں ظہور احمد نے لکھا تھا کہ پاکستان میں قادیانیوں کی آبادی دو کروڑ تک پہنچ گئی ہے لیکن وہ تمام بنیادی حقوق سے محروم ہیں۔ ایف آئی اے کے ذرائع نے بتایا کہ ظہور احمد کا ایک بیٹا لندن منتقل ہو گیا تھا جہاں وہ اپنی جماعت کا مذہبی امام ہے ان ذرائع نے بتایا کہ اس گروہ کا سرغنہ ظہور احمد سرکاری پاسپورٹ پر جا اس نے پشاور پاسپورٹ آفس سے ۲۸ ہزار روپے پر حاصل کیا تھا۔ ۱۹۹۰ء میں امریکہ اور برطانیہ کا دورہ بھی کر چکا ہے ظہور احمد نے ایف آئی اے کو بتایا کہ اس نے اس سال کے شروع میں ۱۸ ارکان پر مشتمل ایک گروپ جرمنی، برطانیہ اور بیلجیم بھیجا ہے یہ گروہ ایک سرکاری پاسپورٹ کے لئے ایک لاکھ روپے وصول کرتا ہے۔ ظہور احمد نے کہا کہ ان غیر قانونی تارکین وطن نے اپنی اپنی منزل پر پہنچنے کے بعد اپنے پاسپورٹ ان کے بیٹوں کو واپس کر دیئے جنہوں نے تصاویر کی تبدیلی کے بعد ان پاسپورٹوں کو دوبارہ استعمال کیا۔ ظہور احمد نے انکشاف کیا کہ بعض غیر قانونی تارکین وطن کو جنگاک اور کوالالمپور میں سرکاری پاسپورٹ دیئے گئے اور ان مقامات پر ایک اور قادیانی گروہ کے دو ارکان خالد سیف اللہ اور اشرف کو ان کے بحفاظت سفر کا انتظام کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ ظہور احمد نے کہا کہ ایف آئی اے کے شعبہ ترک وطن کی سخت نگرانی کے باعث اس گروہ کے ارکان نے کراچی ایئر پورٹ پر ایئر پورٹ سیکورٹی فورس کے بعض حکام کے ساتھ بھی کچھ روابط قائم کر رکھے ہیں جو وی آئی پی لاؤنج سے انہیں حفاظت کے ساتھ طیارے میں بٹھانے کا انتظام کرتے ہیں ایف آئی اے کی ذرائع نے بتایا کہ ڈائریکٹر جنرل ایف آئی اے کی مقرر کردہ ایک تحقیقاتی کمیٹی اس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے ان ذرائع نے کہا کہ اس سلسلے میں مزید گرفتاریوں کی توقع ہے اور اس کے علاوہ تحقیقات کا دائرہ پاسپورٹ آفس اور ایئر پورٹ سیکورٹی فورس تک وسیع ہونے کے امکانات ہیں۔

(مشرق پشاور ۷ اگست ۱۹۹۰ء)

قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں کے بارے میں مزید انکشافات

پشاور (جہانگیر شہزاد اسٹاف رپورٹر) وفاقی تحقیقاتی ادارے (ایف آئی اے) کی طرف سے بیرون ملک اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانی گروہ کی مذموم سرگرمیوں اور سرکاری پاسپورٹوں

پر لوگوں سے بھاری رقوم حاصل کر کے انہیں بیرون ملک بھجوانے کے انکشاف کے بعد گروہ کے بارے میں مزید اہم معلومات حاصل ہوئی ہیں ایف آئی اے پشاور زون نے اس سلسلے میں گرفتار ہونے والے تمام ملزموں کے پشاور منتقل ہونے کے بعد وسیع پیمانے پر تحقیقات شروع کر دی ہے گروہ کے سرغنہ ملزم ظہور احمد اور اس کے والد منظور احمد ساکن بازید خیل بڈھ بیر کو مقامی عدالت میں پیش کر کے پوچھ گچھ کے لئے ان کا پانچ دن کے لئے جسمانی ریمانڈ حاصل کر لیا گیا ہے۔ معتبر ذرائع کے مطابق ایف آئی اے پشاور نے پاسپورٹ آفس پر چھاپہ مار کر سرکاری پاسپورٹ حاصل کرنے والے تمام افراد کی فائل قبضہ میں لے لی ہے اور اس گروہ کے ساتھ پاسپورٹ آفس پشاور کے بعض اہلکاروں محکمہ صحت اور محکمہ تعلیم کے کئی ارکان کے ملوث ہونے کے امکانات ہیں۔ ایف آئی اے اسلام آباد کے ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ ملزم ظہور احمد ولد منظور احمد جو معمولی پڑھا لکھا ہے اور اس نے ایک ڈاکٹر کی دکان میں انجکشن لگانے کا کام سیکھنے کے بعد پشاور کوہاٹ روڈ پر گاؤں بڈھ بیر بازید خیل میں ڈسپنسری کی دکان کھول رکھی تھی اور یہاں مریضوں کا علاج کرتا تھا جبکہ اس کا بیٹا ملزم ظہور احمد محکمہ صحت پشاور میں سٹور کیپر تھا۔ اس نے ڈسپنسر کا کورس بھی کر رکھا تھا۔ جنوری ۱۹۹۰ء میں اس نے اچانک ملازمت چھوڑ دی اور لوگوں کو بیرون ملک بھجوانے کا کام شروع کر دیا ذرائع کے مطابق ملزم نے محکمہ صحت کے بعض افراد سے مل بھگت کر رکھی تھی جس کی وجہ سے اسے غیر حاضر ہونے کے باوجود ابھی تک اسے نوکری سے نکالا نہیں گیا۔ ملزموں کے طریقہ واردات کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اب تک انہوں نے کئی سو سے زائد افراد کو ایک لاکھ سے زائد رقم حاصل کر کے سرکاری پاسپورٹوں پر بیرون ملک بھجوایا ہے اس سلسلے میں گرفتار ہونے والے ملزموں نے انکشاف کیا ہے کہ ملزم ظہور احمد انہیں گروپوں کی شکل میں پشاور سے بذریعہ طیارہ کراچی لے گئے جہاں انہیں عام پاسپورٹ پر بنکاک لے جایا گیا۔ ملزموں کے مطابق ۱۶ جون کو کراچی گئے۔ جہاں ۱۸ جون کو کراچی سے بنکاک روانہ ہوئے وہاں سے ۳ جولائی کو کوالالمپور گئے جہاں سے برلن جانا تھا لیکن کوالالمپور ایئرپورٹ پر سرکاری پاسپورٹ پر ایئرپورٹ کی مہر نہ ہونے کی وجہ سے انہیں گرفتار کر کے کراچی امیگریشن سیل کے حوالے کر دیا گیا گرفتار ہونے والے ملزموں میں عشرت حسین ساکن اچھینی بالا، سلطان فیصل ساکن صوابی، جاوید اختر، بشیر احمد ولد دولت خان اچھینی بالا، ظاہر خان بڈھ بیر جنگلی پشاور، سرور خان ساکن گگڑوالا اور الطاف حسین ولد قیوم ساکن کاکشال پشاور شامل ہیں۔ ایف آئی اے نے پشاور پاسپورٹ آفس میں چھاپے کے دوران سرکاری پاسپورٹ جاری کرنے کی جو فائل قبضہ میں کی ہے اس میں ملزم ظہور احمد اور اس کی بیوی کے پاسپورٹ فارم بھی ملے ہیں۔ جن میں محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت کے اعلیٰ افسران کی طرف سے سرکاری پاسپورٹ کے اجراء کے لئے این او سی جاری کئے گئے ہیں اور میاں بیوی نے سرکاری پاسپورٹ حاصل کر لئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ ملزم ظہور اور اس کے والد نے اب تک جتنے بھی لوگوں کو مغربی ممالک بھجوایا ہے ان میں محکمہ تعلیم کے اور محکمہ صحت کا ملازم ظاہر کر کے سرکاری پاسپورٹ حاصل کیا گیا ہے اس کے علاوہ گزشتہ روز چھاپے کے دوران پولیس نے ملزم کے گھر سے جعلی مہریں اور دوسرے کاغذات بھی حاصل کئے ہیں جو تفتیش میں کافی حد تک مددگار ثابت ہو رہے ہیں ادھر ایف آئی اے نے جنوری ۱۹۹۱ء سے سرکاری پاسپورٹ حاصل کرنے والے تمام افراد کے بارے میں تحقیقات شروع کر دی ہے تاکہ ملزموں کے مزید ساتھیوں کا علم ہو سکے۔ ادھر باخبر ذرائع نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ ملزم ظہور اور اس کے دوسرے بھائی اور رشتہ دار دوسرے بیرونی ممالک رہائش پذیر ہیں یہاں سے جانے والے تمام افراد کو وہ قادیانی ظاہر کرتے تھے اور متعلقہ حکومت کو اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ پاکستان میں ان کی جائیدادیں وغیرہ ضبط کر لی گئی ہیں اور وہ بے روزگار ہیں اس لئے انہیں سیاسی پناہ دی جائے۔ تاہم تمام حقائق اور واقعات کی روشنی میں تحقیقات جاری ہیں مزید کئی گرفتاریوں اور سنسنی خیز انکشافات کی توقع ہے۔

(مشرق پشاور ۸ اگست ۱۹۹۱ء)

مفت مشورہ برائے خدمت خلق

ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، شفاء کی گارنٹی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔
عام جسمانی طاقت، خون، بھوک و ہاضمہ کے لئے ● دل، دماغ، جگر، معدہ، مثانہ، پٹھے، ہاضمہ کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت، و طاقتور بنانے کے لئے ● تمام خاص مردانہ زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● دودھ، مکھن، گوشت و فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کے لئے ● چالیس سال کی تجربہ شدہ۔

دیسی دواؤں کا مفت مشورہ

(جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔

حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

فون دکان 354840

رہائش 354795

چاندنی چوک۔ محلہ غلام محمد آباد۔ فیصل آباد۔ پوسٹ کوڈ 38900

MUHAMMADI FSD.

قادیانی پیشوا
فرار ہو گیا، یا
فرار کر دیا گیا؟

پشاور (نمائندہ نوائے وقت) غیر قانونی امیگریشن پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ اور جعلی ادویات کے کاروبار

سمیت ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث قادیانی گروپ کا سربراہ ایف آئی اے کی حراست سے پراسرار طور پر لاپتہ ہوگیا۔ ایف آئی اے نے نو افراد کو سرکاری پاسپورٹ پر بیرون ملک فرار ہوتے ہوئے گرفتار کیا تھا۔ یہ پاسپورٹ پشاور سے جاری کئے گئے تھے۔ گرفتار کیے جانے والے افراد کو پشاور لایا گیا جہاں انہوں نے انکشاف کیا تھا کہ جعلی سرکاری پاسپورٹ ظہور احمد اور منظور احمد سے حاصل کیے گئے جو قادیانی ہیں۔ اور یہ دو سال سے اس دھندے میں ملوث ہیں۔ ایف آئی اے نے پشاور میں بڈھ بیر کے علاقے میں ان کے گھر چھاپہ مار کر جعلی دستاویزات مہریں، پاکستان دشمن لٹریچر اور جعلی ادویات تیار کرنے کے لیے استعمال ہونے والے آلات برآمد کیے۔ ایف آئی اے نے دعویٰ کیا تھا کہ اس قادیانی گینگ نے امریکہ، برطانیہ، جرمنی اور بلجیئم سمیت بیرون ممالک ہزاروں افراد کو بھیجا جو کہ وہاں اپنے مذہب کی تبلیغ کے علاوہ پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے تھے۔ ملزم ظہور احمد کے چھ بیٹے ہیں جن میں سے ایک نے افغانستان سے میڈیکل میں ڈگری لی اور بلجیئم فرار ہوگیا جہاں اس کے چار بھائی غیر قانونی طور پر نقل مکانی کرنے والوں کو مدد دیتے ہیں۔ ایف آئی اے نے انکے گھر سے کئی بینکوں، رجسٹریشن آفس اور محکمہ صحت کی جعلی مہریں بھی برآمد کیں۔ ان کے علاوہ امریکن ٹریول، امریکن ایکسپریس کے کیش میمو بھی ہیں۔ ملزم ظہور احمد کا ایک غیر ملکی ایجنسی کے نام خط بھی برآمد ہوا تھا۔ جس میں اس نے لکھا تھا کہ پاکستان میں قادیانی آبادی ۲ کروڑ ہو چکی ہے۔ لیکن وہ اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہیں۔ ملزم نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کے کراچی میں اے ایس پی سے بھی رابطے ہیں۔ ایف آئی اے نے پشاور پاسپورٹ آفس پر چھاپہ مار کر سرکاری پاسپورٹ حاصل کرنے والوں کی فائل بھی قبضہ میں لی تھی۔ منظور احمد نے کوہاٹ روڈ پر بڈھ بیر کے قریب بازید خیل میں پنسار کی دوکان کھول رکھی تھی۔ اور اس کا بیٹا ظہور احمد محکمہ صحت میں اسٹور کیپر تھا۔ جنوری ۱۹۹۰ء میں اس نے ملازمت چھوڑ کر لوگوں کو باہر بھجوانے کا دھندہ شروع کر دیا تھا لیکن اس کی نوکری ختم نہیں ہوئی ملزم کے بھیجے ہوئے افراد کو لاہور ایئر پورٹ پر سرکاری مہریں نہ ہونے کی وجہ سے پکڑے گئے۔ جہاں سے انہیں کراچی امیگریشن سیل کے حوالے کر دیا گیا ملزم کے بھجوائے گئے افراد کو لاہور میں پکڑے گئے تھے۔ ان میں مسرت حسین واچھی بالا، سلطان فیصل (مردان) جاوید اختر، بشیر احمد اچھی بالا، ظاہر خان بڈھ بیر، سردار خان گگر ولد الطاف حسین کاکشال شامل تھے۔ ایف آئی اے حکام نے ہفتہ کے روز ظہور احمد کا جسمانی ریمانڈ حاصل کیا تھا۔ لیکن وہ پراسرار طور پر لاپتہ ہوگیا کیونکہ بعض اعلیٰ سرکاری افسران کے قبل اس دھندے میں ملوث ہونے کے شواہد مل رہے تھے۔ ظہور احمد کے وکیل مستان خان وزیر مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست دی ہے جس میں ظہور احمد کی ایف آئی اے کی حراست میں ہلاکت کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے جبکہ ایف آئی اے حکام کا کہنا ہے کہ ملزم ایف آئی اے کے دو اہلکار کو جل دے کر فرار ہوگیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ملزم اور اس کی اہلیہ کے سرکاری پاسپورٹ دلانے کے لیے اہم سرکاری افسروں نے بی اپی او سی جاری کیا تھا۔

(نوائے وقت کراچی ۱۳ اگست ۱۹۹۱ء)

ننکانہ صاحب میں مرزا قادیانی کا بروز گرفتار

میں وہ ہوں جس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا

جھوٹا مدعی نبوت تھانے میں

رپورٹ: حبیب احمد عابد

گذشتہ دنوں سٹی پولیس نے دبلے پتلے جسم والے ایک نوجوان جس کے چہرے پر لعنت اور نحوست صاف ٹپکتی ہے کو گرفتار کیا ہے یہ نوجوان اپنے آپ کو عیسیٰ روح اللہ، موسیٰ کلیم اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ کے علاوہ رام کرشن اور عزازیل روح اللہ کہتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ میں بغیر باپ کے پیدا ہوا تھا گورے رنگ کا یہ تیس سالہ نوجوان اردو بڑی روانی سے بولتا ہے دوران گفتگو وہ علمی الفاظ اور جدید تراکیب کا استعمال کرتا ہے اور جب اس سے کوئی مشکل سوال کیا جاتا ہے تو جواب دینے سے قبل وہ اپنا منہ اس طرح بھینچتا ہے جیسے اسے جواب دیتے ہوئے تکلیف ہو۔ وہ اپنے آپ کو کراچی کا رہنے والا بیان کرتا ہے۔ جمعہ کے روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے امیر حاجی عبدالحمید رحمانی مجلس کے صدر محمد متین خالد، ناظم شوکت علی شاہد محمد اکرم ناز قدیر شہزاد، چوہدری نذیر احمد، میر تاج دین کے ہمراہ مقامی صحافیوں برکت علی غیور، شیخ منظور احمد شاد اور ناصر احمد نے عیسیٰ روح اللہ ہونے کے دعوے دار اس شخص کے ساتھ گفتگو کی اس نے بتایا کہ میں ننکانہ میں سکھوں کے ساتھ ملاقات کے لئے آیا تھا کہ گوردوارہ جنم استھان کے گیٹ پر پکڑ لیا گیا۔ اس نے بتایا کہ میں اورنگی ٹاؤن سیکٹر، رسیدا سکول نزد جرمن اسکول کراچی کا رہنے والا ہوں جب اس سے پوچھا گیا کہ آپ کے باپ کا نام کیا تھا تو ایک لمحہ رکنے کے بعد اس نے کہا کہ جب میں عیسیٰ روح اللہ ہوں تو میرا باپ کون ہو سکتا ہے؟ میں بغیر باپ کے پیدا ہوا تھا اس نے بتایا کہ میری ماں بچپن میں فوت ہو گئی تھی اس وجہ سے مجھے اس کے نام کا پتہ نہیں اس نے بتایا کہ ٹریفک پولیس کے ایک سپاہی نے میری پرورش کی تھی لیکن وہ بھی فوت ہو چکا ہے۔ میں نے اسکول میں تعلیم نہیں پائی صرف چند روز ایک اسکول میں پڑھنے کے لئے گیا تھا۔ میں محنت مزدوری کرتا رہا ہوں۔ تین چار سال تک جی ٹی ایس فیصل آباد کے اڈے پر بطور چوکیدار کام کیا

تھا۔ فیصل آباد میں مجھے سترہ روز جیل میں رہنا پڑا۔ ایک دفعہ میں واہگہ بارڈر پر گیا تھا تو پاکستانی پولیس نے مجھے شناختی کارڈ چھین کر ہندوستان میں دھکیل دیا جہاں میں چھ ماہ انڈیا کی جیل میں رہا چھ ماہ بعد بھارت والوں نے مجھے پاکستان دھکیل دیا۔ اس نے کہا کہ میں وہ بھولا جس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا جب اس کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ خدا نے سجدہ کرنے کا جو حکم دیا تھا وہ اختیاری تھا۔ خدا نے یہ تو لازمی طور پر حکم نہیں دیا تھا کہ آدم کو لازمی سجدہ کرو اس نے کہا کہ اس وقت تمام دنیا کے نظام فرسودہ ہو چکے ہیں قرآن مجید انجیل اور توریت کی وہی تشریح درست ہوگی جو میں کروں گا اس نے کہا کہ مرزا قادیانی نے عیسیٰ روح اللہ وغیرہ ہونے کا جو دعویٰ کیا تھا وہ درست تھا اس سے سوال کیا گیا کہ بھارت میں سکھوں کی گوریلا کارروائیوں اور کشمیری حریت پسندوں کی مسلح جدوجہد کے بارے میں کیا خیال ہے تو اس نے کہا کہ یہ سب فراڈ ہے۔ اپنے سینے پر جلنے اور بازوؤں پر تیز دھار آلے کے نشان کے بارے میں اس نے بتایا کہ میں اپنے سینے پر دہکتا انگارہ رکھ کر اور اپنے بازوؤں پر بلیڈ مار کر یہ چیک کرتا رہتا ہوں کہ اگر مجھے اپنے نظریہ پر قائم رہنے کے لئے سختیاں اور تشدد جھیلنا پڑا تو میں کہاں تک برداشت کر سکتا ہوں۔ بہت سے شہریوں اور پولیس کا خیال ہے کہ یہ مشکوک نوجوان بھارت کا جاسوس بھی ہو سکتا ہے پولیس نے ابھی تک پرچہ درج نہیں کیا۔ سٹی پولیس تھانہ کے انچارج ایس ایچ او سید ریاست علی شاہ نے بتایا ہے کہ وہ اس نوجوان کو مزید تفتیش کے لئے فوج کے حوالہ کرنا چاہتے ہیں۔ مزید تفتیش جاری ہے عجیب اتفاق ہے کہ جس روز جھوٹے نبی کی ننکانہ آمد ہوئی ہے اسی روز مقامی مجسٹریٹ جناب افضل شاہین صاحب کی جگہ گوجرانوالہ سے جھوٹے نبی کے سرکار منور محمود کہ قادیانی مجسٹریٹ کی ٹرانسفر ہوئی ہے لیکن ابھی تک چارج نہیں لیا۔ اور خیر سے ان دونوں حضرات کی برکت یہ ہے کہ باوجود گھرے بادلوں کے ابھی تک ننکانہ میں باران رحمت نہیں ہوئی۔ جبکہ شہر کے آس پاس دیہاتوں میں خوب بارش ہوئی ہے معزز شہریوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس جھوٹے نبی کو فوری طور پر "ربوہ" منتقل کیا جائے تاکہ ننکانہ اس کی نحوست سے پاک ہو اور مسٹر انور محمود کہ قادیانی مجسٹریٹ کا تبادلہ تحفظ ختم نبوت کے پاسبان ننکانہ میں منسوخ کیا جائے۔

مسجد کی مشابہت پر قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر روک جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے امیر حاجی عبدالحمید رحمانی اور صدر محمد متین خالد نے مقامی انتظامیہ سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ قصبہ جھنگڑ صاکم میں قادیانی عبادت گاہ کی مسجد کی طرز اور مشابہت پر تعمیر فوری طور پر روکی جائے انہوں نے کہا کہ قادیانی عبادت گاہیں بیت الشیاطین ہیں اور سازشوں کے اڈے ہیں مسجد ضرار کو دور نبوی میں اسی لئے گرایا گیا تھا کہ منافقین نے مسلمانوں کے خلاف سازشوں کے لئے تعمیر کی تھی قادیانی عرب کے منافقین سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ اس لئے ان کی عبادت گاہ کی تعمیر فوری طور پر روکی جائے ورنہ اس سے مسلمانوں میں سخت اشتعال پھیل سکتا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں
یہودی کمانڈوز کے عزائم
مصری اخبار کا تبصرہ

اسلام آباد (نامہ نگار) مصر کے روزنامہ "الاخبار" نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیل پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے "الاخبار" مصر کا صف اول کا روزنامہ ہے جس کی اشاعت 10 لاکھ سے زیادہ ہے یہ پوری عرب دنیا میں پڑھا جاتا ہے اور اس کی خبروں اور تجزیوں کی بڑی وقعت ہے اخبار نے اپنے ایک حالیہ اداریہ میں کہا ہے کہ اسرائیلی انٹیلی جینس کے ہاتھوں میں مصر کے سائنس دان ڈاکٹر المشاد کے قتل کے بعد اسرائیل عراقی ایٹمی ری ایکٹر تباہ کرنے کے اپنے آپریشن جیسے "ایک اور گندے کھیل" کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ ایک مرتبہ وہ ایک اور مسلم ملک پر کاری ضرب لگانے کا پلان رکھتا ہے جو پرامن مقاصد کے لئے ایٹمی توانائی استعمال کرنے کے اپنے جائز قانونی حق پر عمل کر رہا ہے۔ یہ ملک پاکستان ہے جس کے سائنس دانوں نے "نیوکلیئر فیلڈ" میں بڑی ترقی کی ہے اخبار نے اس تناظر میں وزیر اعظم نواز شریف کی حالیہ سخت اور واضح وارننگ کا حوالہ دیا ہے کہ ان کا ملک اپنی ایٹمی تنصیبات کے خلاف ایک ہمسایہ ملک کی اعانت سے کسی کی جارحانہ کوشش پر تنہا اور بے بس کھڑا نہ ہوگا۔ بھارتی مسلم اکثریت کی بھارتی ریاست مقبوضہ کشمیر میں حال میں ہونے والا ایک واقعہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ اسرائیل پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے اس حقیقت کے باوجود کہ ایسا اقدام ایک ایسے ملک کی علاقائی وحدت، سالمیت اور خود مختاری کی شرمناک خلاف ورزی کے مترادف ہوگا جو اقوام متحدہ کا رکن ہے۔ پاکستان کے نیوکلیئر ری ایکٹر کے خلاف اپنے گھناؤنے منصوبے پر عمل آوری کے لئے اس کی اسکیم اس علاقے کو استعمال کرنے کی ہے جو بھارت کے کنٹرول میں ہے "الاخبار" نے لکھا ہے کہ اسرائیل نے سیاحوں کے بھیس میں ایک انٹیلی جینس ٹیم کشمیر (مقبوضہ) بھیجی جن میں سے آٹھ کو مجاہدین آزادی کشمیر کے ایک گروپ نے پکڑ لیا۔ اس آپریشن کے دوران جو لڑائی ہوئی اس سے یہ انکشاف ہوا کہ یہ اسرائیلی سیاح نہیں تھے وہ ایک بڑے اسلامی ملک کے خلاف تازہ اسرائیلی سازش کو عملی جامہ پہنانے اور اسے پایۂ تکمیل کو پہنچانے کے لئے وہاں گئے تھے تاکہ اسے نیوکلیئر فیلڈ میں مزید کسی کامیابی سے محروم کر دیں۔

کمانڈوز پھر آگئے

سرینگر (ریڈیو رپورٹ) اسرائیلی کمانڈوز کا ایک اور

دستہ مقبوضہ کشمیر پہنچ گیا ہے اس دوران حریت پسندوں نے بھارتی فوجیوں پر تازہ حملوں میں ۳۰ فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ ریڈیو تہران کے مطابق حریت پسندوں اور فوج کے درمیان جھڑپوں میں ۱۱ افراد ہلاک ہو گئے۔ ایک اطلاع کے مطابق مقبوضہ پونچھ اور جموں میں زبردست دھماکے ہوئے جن سے ۱۵ افراد ہلاک ہو گئے۔ دھماکوں کے بعد پونچھ میں کرفیو لگا دیا گیا ہے بھارتی فوج نے بڑے پیمانے پر گھر گھر تلاشی کی مہم بھی شروع کر دی ہے اطلاعات کے مطابق کشمیری خواتین نے بھارتی فوجیوں کے ظلم و ستم اور بڑی تعداد میں گرفتاریوں کے خلاف مظاہرہ کیا ایک اطلاع کے مطابق بھارتی فوج نے اننت ناگ اور اسلام آباد میں کئی مکانات جلا دیے اور سری نگر کے ایک پرانے شہر کی ایک گنجان بستی میں حریت پسندوں کی تلاش کے بہانے بڑے پیمانے پر تباہی مچا دی۔ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کے بھارتی فوجوں پر حملے جاری ہیں اور کئی مقامات پر ان کے درمیان جھڑپیں ہوئی ہیں۔ مقبوضہ پونچھ میں حریت پسندوں کی سرگرمیوں میں اضافے کے بعد بھارتی حکام نے بلیک کیٹ کمانڈوز کی بھاری نفری پونچھ کے سرحدی علاقے میں پہنچا دی ہے اس دوران باغ سے نمائندہ جنگ کی اطلاع کے مطابق اسرائیلی کمانڈوز کا ایک اور دستہ مقبوضہ کشمیر پہنچ گیا ہے اس دوران بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مسلمانوں کی گرفتاریوں کی بڑے پیمانے پر مہم شروع کی ہے اور گزشتہ تین دن کے اندر ایک ہزار سے زائد مسلمانوں کو گرفتار کر لیا ہے اور انہیں پوچھ گچھ کے مراکز میں پہنچا دیا گیا ہے اس دوران سری نگر سینٹرل جیل کے باہر ۲۵ مسلمانوں کی لاشیں پڑی ملی ہیں جن کے بارے میں خیال ہے کہ ان پر جیل کے اندر تشدد کر کے انہیں شہید کر دیا گیا ان میں سے متعدد افراد کے اعضا تیزاب سے جلے تھے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق مقبوضہ کشمیر کی انتظامیہ اور بعض افواج کے حکام نے تحریک آزادی کو کچلنے اور عوامی حمایت حاصل کرنے کے لئے وادی کے شہروں اور دیہاتوں میں امن کمیٹیاں تشکیل دی ہیں۔

جنگ کراچی ۱۱ اگست ۱۹۹۰ء

ربوہ میں فحش کالیں کرانے والا اپریٹر رنگے ہاتھوں پکڑا گیا

ربوہ (نامہ نگار) ۸ اگست کی رات مقامی ٹیلی فون ایکسچینج ربوہ کے ڈپٹی آپریٹر انوار الحق کو صحافیوں اور معززین شہر کی شکایات پر ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔ واقعات کے مطابق وہ اپنے دوست محمد شعیب قادیانی کو ٹرنک کال روم میں بٹھا کر لوگوں کے گھروں میں اخلاق سوز فحش کالیں کروا رہا تھا اسسٹنٹ انجینئر ٹیلی فون ربوہ نے محکمے کے ضوابط کی خلاف ورزی کرنے پر اسے ملازمت سے

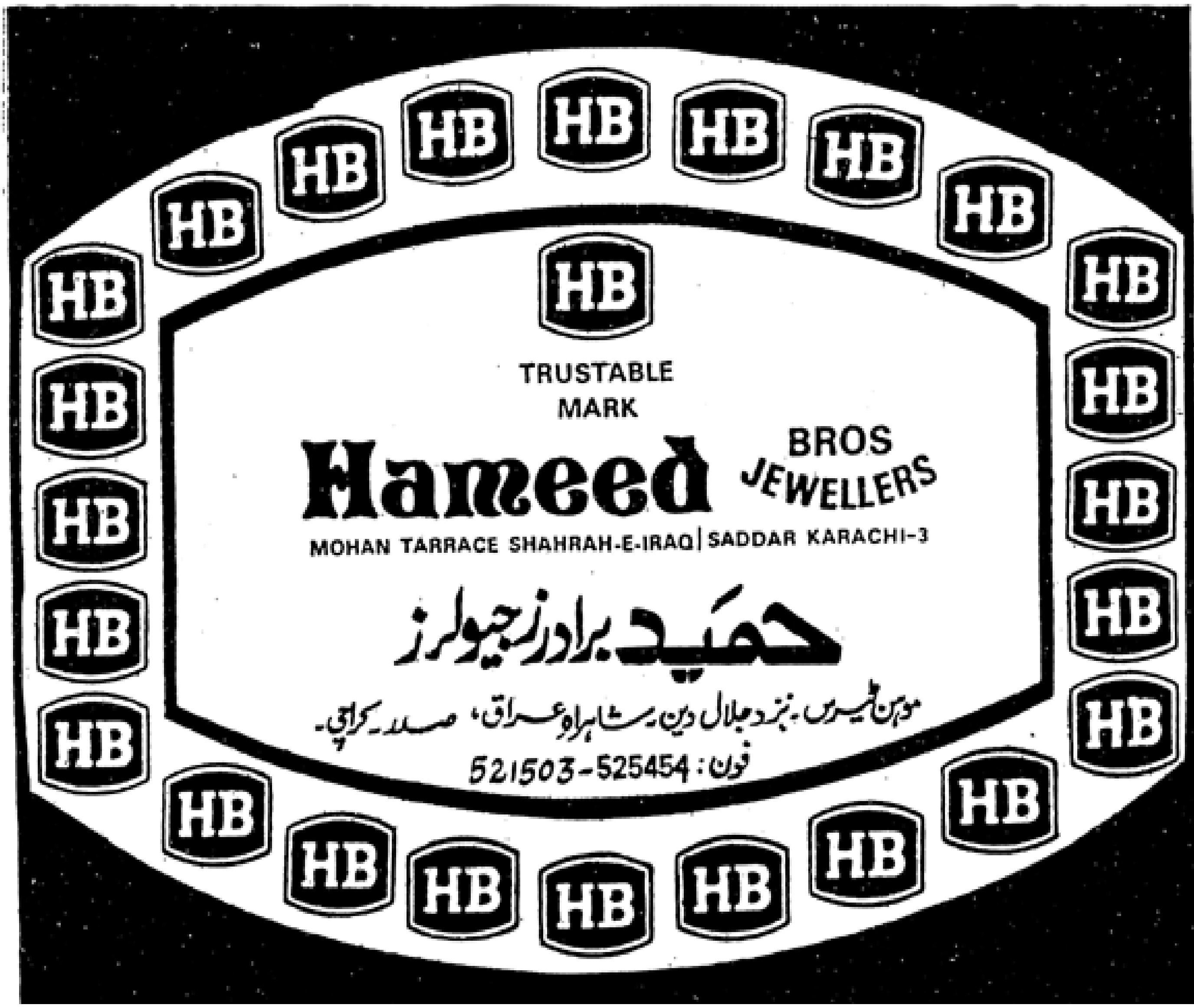

فوری طور پر فارغ کر دیا۔ گذشتہ روز صوفی محمد اقبال اسسٹنٹ انجینئر ٹیلی فون ربوہ نے اپنے دفتر میں مقامی صحافیوں سے ملاقات کے دوران بتایا کہ انہوں نے صارفین کی شکایات پر مکمل تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ آپریٹر انوار الحق اپنے ایک ہم مذہب دوست شعیب قادیانی کو ٹرنک روم لا کر صارفین کے گھروں میں واہیات کالیں کروایا کرتا تھا۔ معززین شہر نے دونوں کو رنگے ہاتھوں پکڑ لیا تھا شکایات درست ثابت ہونے پر حسب ضابطہ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن نے آپریٹر کو فوری طور پر ملازمت سے نکالا گیا ہے اسسٹنٹ انجینئر ٹیلی فون آپریٹر نے بتایا کہ شعیب قادیانی نے انہیں سنگین تر نتائج کی دھمکیاں دیتے ہوئے وارننگ دی ہے کہ وہ میاں شہباز شریف ایم این اے کا خاص آدمی ہے اس کی رسائی اسلام آباد تک ہے لہذا تم اپنے مستقبل کا بندوبست ابھی سے کر لو۔ اس نے اپنا مسلم لیگ کا گرین کارڈ دکھاتے ہوئے کہا کہ یہ کارڈ میاں شہباز شریف کے قابل اعتماد دوستوں کو ہی جاری کئے جاتے ہیں۔ شہر بھر کے صارفین ٹیلی فون، علاقائی نمائندگان اور صحافیوں نے اسسٹنٹ انجینئر ٹیلی فون ربوہ کے بروقت اقدام کو سراہا اور خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرض منصبی [illegible] اہل کار کا شکریہ ادا کیا۔

(نوائے وقت ۱۱ راگست ۱۹۹۱ء)

بقیہ: بیت المقدس

یہ ایک تحریر ہے منجانب عیسائی باشندگان بیت المقدس) جو مرتب کی گئی۔ حضرت عمرؓ خلیفۃ المسلمین کے نام (جب آپ ہم پر غالب آئے ہم نے آپ کی اطاعت منظور کی اور ہم نے اپنے تئیں اپنے بچوں اور ہم مذہبوں اور اپنے مقبوضات کو آپ کے حوالے کر دیا اور ہم سے ازراہ عنایت آپ نے عہد کیا کہ چھوٹے بڑے گرجوں، خانقاہوں اور راہبوں کے مرکزوں کو علی حالہٖ قائم رکھا جائے گا اور ہماری جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کی جائے گی اور کسی بھی ذمی کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہ کی جائے گی۔

بقیہ: نکاح وطلاق

اسی طرح ایک خرابی یہ ہے کہ طلاق دینے کے بعد حلالہ کرنے کے لیے نہ عدت گزرنے کا انتظار کیا جاتا ہے اور نہ ہی ہمبستری کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ حالانکہ شوہر ثانی کی ہمبستری کے بغیر شوہر اول کے لیے حلال نہیں ہوتی۔ اسی طرح حلالہ کرنے کے بعد نکاح کے لیے حلالہ کرنے والے کی طلاق کی عدت گزرنے کا بھی انتظار نہیں کیا جاتا۔ بلکہ فوراً نکاح کر دیتے ہیں۔

شریعت نے حلالہ کرنے کی جو اجازت دی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ حلالہ ایک گھناؤنا فعل ہے کیونکہ یہ انسانی غیرت کے خلاف ہے کہ اپنی بیوی کو کسی غیر کے ساتھ رات گزارنے دیا جائے پھر اپنے پاس رکھے۔ لہذا جس عورت کو ایک دفعہ طلاق دیدی اس کی طرف التفات ہی نہ کرے لیکن اگر کوئی بہت ہی مجبور ہو جائے، دوبارہ اس عورت کو رکھے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو اس کی ایک صورت یہ ہے کہ عورت کی عدت گزرنے کے بعد کوئی شخص اپنی مرضی سے غیر موقت غیر مشروط نکاح کرے پھر ایک دو دن کے بعد بغیر کسی دباؤ کے اپنی خوشی اور آزادی سے عورت کو طلاق دے دے پھر عورت عدت گزرنے کے بعد دوبارہ اعلان نکاح کے ساتھ اپنا مہر مقرر کر کے شوہر اول کے ساتھ نکاح کر لے پس حلالہ کی حقیقت اتنی سی ہے باقی لوگوں کی اپنی من مانی ہے۔ شریعت کا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔

بہرحال نکاح و طلاق کو شریعت نے اہمیت دی ہے اور اس کے لیے باقاعدہ ضابطہ اور نظام مقرر کیا ہے جس کو اپنائے بغیر ازدواجی زندگی زہر ہے۔ اس میں سکون و راحت میسر نہیں آ سکتی۔ اللہ ہمیں اس نظام حیات کو سمجھنے اور اس کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: صبر و دیانتداری

حسرت کے ساتھ اس منظر کو دیکھ رہی تھی اس کی نگاہیں اس طرح تھیلی پر جمی ہوئی تھیں جیسے بھوکا کھانے کی ہانڈیوں کو للچا کر دیکھتا اور ان نعمتوں کا متمنی رہتا ہے جو اس کا پیٹ بھر دیں گے مگر اے لبابہ آرزو کہ خاک شدہ، خراسانی شکریہ تو کیا ادا کرتا اس نے شیخ کی طرف دیکھا تک نہیں تھیلی سنبھالی اور لپک دوڑ میں ہو گیا۔ لبابہ کا یہ حال ہوا کہ جیسے اکلوتا بچہ اٹھ گیا ہو، امید کا یہ آخری سہارا ٹوٹتے ہی بھوک سے پریشان عورتیں منہ کے بل گر پڑیں تھوڑی دیر بعد پھر ایک آواز ابو غیاث کے کانوں سے ٹکرائی دروازے پر پہنچے تو خراسانی کھڑا تھا بغیر کسی ادنیٰ جھنجھلاہٹ کے واپسی کا سبب پوچھا خراسانی بولا میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ میرے چھوڑے ہوئے دینار کا کچھ حصہ اس کو دے دو گے جو تمہارے نزدیک سب سے زیادہ مستحق ہو اور میراث بیچ کر حج کرنا۔ میں نے جب سے خراسان چھوڑا ہے مجھے آپ سے زیادہ مستحق کوئی نہیں ملا اس کو قبول فرمایئے اللہ تعالیٰ برکت دے۔

طبری نوجوان وہاں سے جا چکا تھا شیخ نے اس کو بلایا فرمایا تین دن سے ہمارے ساتھ ہو میری کا زبوں حالی کا تم کو علم ہو چکا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ بغیر اشراف کے ہدیہ ملے تو اس کو قبول کر لو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ محروم کر دے گا یہ ہمیں ساتھ رہنے والے کا بھی حق ہوتا ہے شیخ نے فرمایا میں نے آج تک اتنا مال رکھا ہی نہیں اور نہ اس کی تمنا ہوئی، میری یہ قمیص ہے سب گھر والے باری باری اسی میں نماز پڑھتے ہیں اس کے بعد میں اس کو پہن کر نکلتا ہوں۔ اور دوپہر تک مزدوری کرتا ہوں ظہر کی نماز بھی اسی طرح ہر فرد باری باری ادا کرتا ہے۔

شیخ نے گھر کی تمام عورتوں کو بلایا مجھے بھی اپنے پہلو میں بیٹھنے کا حکم دیا۔ اور کہا اپنے دامن پھیلاؤ تو میں نے اپنا دامن پھیلا لیا مگر ان عورتوں کے کپڑے اتنے لمبے نہ تھے کہ دامن پھیلائیں سو سو دینار سب کے حصہ میں آئے۔

آج افطار کے وقت شیخ کے گھر بھی اچھا دسترخوان لگا اور سب گھر والوں کے چہروں پر بشاشت تھی شیخ نے لبابہ سے مخاطب ہو کر کہا تم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا وہ بڑا رحیم و کریم ہے میں نے حرام کا ایک سو دینار چھوڑا تو خدا نے حلال کے ایک ہزار دینار دیئے چند ہی لقمے کھا کر شیخ اس لئے سے اٹھنے کہ کوئی فقیر مل جائے تو اس کو بھی شریک کر لیں۔

یہ سب اس مکی مدنی جگر گوشہ عبداللہ کے اس پیغام ابدی کا کرشمہ ہے جو وہ قیامت تک کے لئے دے گیا ہے اس میں اضافہ و ترمیم کی کسی کو مجال نہیں ہے

"میرا مدعا ہے ایک صحیح النشین کا"

دہشت گرد و تخریب کار کون؟

کیا حکومت اِن کو کیفرِ کردار تک پہنچائے گی

پاکستان میں تخریب کاری، دہشت گردی، قتل و اغوا کی منظم وارداتِ پر پاکستان کا شہری سراسیمگی اور خوف و ہراس کا شکار ہے۔ افسردہ، خوف زدہ اور پریشان ہے۔ ہر شخص چیخ اٹھا ہے کہ اس میں اسرائیل، بھارت اور امریکہ کے ایجنٹ ملوث ہیں۔ ملک عزیز کو دشمن تباہ کن حالات سے محض اس لیے دوچار کر رہا ہے کہ یہ طاقتیں پاکستان کی افواج اور پرامن ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ آئیے دیکھیے ان پاکستان دشمن طاقتوں کا پاکستان میں ایجنٹ کون ہے؟

اسرائیل اور مرزائی

① اسرائیل میں مرزائی مشن قائم ہے۔ (بجٹ آمد و خرچ تحریک جدید ۱۶-۱۹۶۳ء صفحہ ۶۶) اور اسرائیلی فوج میں چھ سو قادیانی ملازم ہیں۔ (ہفت روزہ ظاہر لاہور ۵ تا ۱۱ مارچ ۱۵ ص ۲۲ صفحہ ۱۵)

② اسرائیل میں مرزائی مشن کے انچارج کا اسرائیل کے صدر سے رابطہ ہوتا ہے۔ (۱۴ر جنوری ۱۹۸۹ء نوائے وقت لاہور)

بھارت اور مرزائی

① مرزائی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر آنجہانی نے اعلان کیا کہ پاکستان و ہندوستان کی تقسیم عارضی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ اکھنڈ ہندوستان بن جائے۔ (الفضل قادیان ۱۶ر مئی ۱۹۴۷ء)

② مرزائی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت کی تقسیم غیر فطری ہے۔ اس تقسیم کو ختم کر کے ایک ہو جانا چاہیے۔

امریکہ اور مرزائی

① امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کو ختم کرانے کے لیے دباؤ اور امداد کی بندش و بحالی کو اس سے وابستہ کرنا۔

② حالیہ فسادات و تخریب کاری اور دہشت گردی سے قبل ایک ماہ میں "امریکی سفارت کاروں" کا ربوہ میں تین بار آنا۔ مرزائی قیادت سے علیحدگی میں ملاقاتیں جس کی تفصیلات کا پاکستان کی ایجنسیوں کو بھی علم نہیں۔ (حالیہ اخبارات۔ جنگ، نوائے وقت لاہور)

جس طرح

دنیا بھر کے یہودی "مسلمان اور مسلم حکومتوں کے خلاف منظم سازشوں میں مصروف کار ہیں۔ اسی طرح قادیانی جماعت "سیاسی پناہ" کے نام سے منظم طریقے سے اپنے افراد کو تخریب کاری و دہشت گردی کی تربیت کے لیے بیرون ملک بھجوا رہی ہے۔ ان تخریب کاروں کے آنے جانے کا یہ عمل مسلسل کئی سال سے جاری ہے۔

اِن حالات میں

حکومتِ پاکستان اپنی ذمے داری کا احساس کرے، غیر ملکی ایجنٹ، سازشی گروہ پر مقدمہ چلائے اور قادیانی جماعت کو خلافِ قانون قرار دے کر ان کے اثاثوں کو منجمد کرے۔

شعبۂ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (ملتان، پاکستان)

ارشادِ نبوی ﷺ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے"

جنّت میں گھر بنائیے

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
— الحدیث

پُرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)"

خستہ حالی اور بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِ نو تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل و جان سے حصّہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:- واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)

پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:- ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۲۷۷۹ الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ